18/43

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

اسلامی اقتدار کا نقیب!

"جمعیۃ علماء اسلام کی رکنیت
مہم جاری ہے۔ جماعتی احباب رکنیت
سازی کے سلسلے میں شب و روز کوشش
کر کے ہر شہر، ہر قریہ اور ہر بستی میں جمعیۃ
کی شاخیں قائم کریں"

امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ

غیرت کا سفینہ

آنکھوں میں رہی شرم نہ چہروں پہ ندامت
ڈھونڈے سے نہیں ملتا کہیں نام اخوت
ملتے نہیں احساس و مروت کے نشانات
ناپید ہوئی جاتی ہے تہذیب و شرافت
یہ دورِ جہالت [illegible] باعث
کس موڑ پہ لائی [illegible] گردشِ حالات

اندر سے ہر اک فرد کی دنیا ہے پریشاں
اور بس میں کسی کے بھی نہیں درد کا درماں
پاکیزہ امنگوں کا نہیں کوئی ٹھکانہ!
درکار ہے انسان کو آرام دل و جاں
احساس سے فارغ ہے نمایندہ یزداں
کس حال سے دوچار ہے اس وقت زمانہ

جس سمت نکل جاؤ اندھیرا ہی اندھیرا
یوں تنگ ہوا جاتا ہے تقدیر کا گھیرا!
ماضی کی عنایات کو رہ رہ کے پکاروں
آفاق میں اڑنے لگا ظلمت کا پھریرا!
سہما ہوا بیٹھا ہے مسرت کا سویرا
اس دورِ خرابات کو کیا کہہ کے پکاروں

جس سمت نظر اٹھتی ہے ادبار ہی ادبار
ہر شخص کے سینے میں پڑا ہے دلِ مردار
احساس کی دولت کہاں، دل ہے نہ نظر ہے!
بے نور ہیں فطرت کے تراشے ہوئے شہکار
کوشش سے بھی ملتا نہیں انساں کوئی بیدار
مَیں سوچ رہا ہوں کہ یہ کس شب کی سحر ہے

جو قوم بزرگوں کا ادب کر نہیں سکتی
آباد کبھی شہرِ طرب کر نہیں سکتی!
سینے پہ ہے دھرتی کے وہ الزام کی صورت
اونچا وہ کبھی نام و نسب کر نہیں سکتی
پیدا کوئی جینے کا سبب کر نہیں سکتی
جس طرح کوئی طاق پہ بے جان سی صورت

تھیٹر کے ہیں شوقین یہ ناٹک کے پجاری
اسلاف کی باتوں کو سمجھتے ہیں کٹاری
اللہ انہیں ذوقِ تمنا کی رمق دے
گھوڑے پہ ہواؤں کے یہ کرتے ہیں سواری
یہ علم سے کورے ہیں تو آداب سے عاری
توبہ کی طرف آئیں کوئی ایسا سبق دے

اقبال احمد راہی

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

جلد نمبر ۱۸ شمارہ نمبر ۴۳

جمعۃ المبارک ۱۴ نومبر ۱۹۷۵ء ۹ ذی القعدہ

سرپرست
مولانا عبیداللہ انور

رئیس الادارہ
اکرام القادری

مجلس ادارت
مولانا سعید احمد رائے پوری
سید مطلوب علی زیدی
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ ـــــ ۳۸ روپے
ششماہی ـــــ ۱۹ روپے
سہ ماہی ـــــ ۹/۵۰ روپے
فی پرچہ
۷۵ پیسے

شرعی عدالتوں کا قیام

جمیعۃ علماء اسلام پاکستان کے زیر اہتمام منعقد کیے گئے دو روزہ نظام شریعت کنونشن گوجرانوالہ میں قائدِ جمیعۃ و قائدِ حزبِ اختلاف مولانا مفتی محمود صاحب نے کنونشن کے عظیم الشان اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ملک میں شرعی عدالتیں قائم کرنے کا اعلان فرمایا تھا۔ قائد جمیعۃ نے شرعی عدالتوں کے قیام کا مقصد بیان فرماتے ہوئے کہا تھا کہ ان عدالتوں کے ذریعہ جمیعۃ علماء اسلام ملک میں نظام شریعت کے عملی نفاذ کی منزل کو قریب تر کرنا چاہتی ہے۔

اس تاریخ ساز فیصلہ کا عوام نے جس جوش و خروش سے خیر مقدم کیا وہ شرکائے کنونشن کو بخوبی معلوم ہے۔ اس کے بعد ہی سے ملک کے گوشے گوشے سے ہمیں اس عہد آفرین فیصلہ پر اس قسم کے خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں جمیعۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کی سیاسی بصیرت اور نظام شریعت کے نفاذ کی جد و جہد کو خراجِ تحسین پیش کیا جا رہا ہے۔

عامۃ المسلمین کی طرف سے جمیعۃ علماء اسلام کے اس فیصلہ کو صحیح وقت پر صحیح فیصلہ قرار دیا جا رہا ہے۔ عوام اس سلسلے میں ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے آمادہ ہیں۔ قیام پاکستان کو ۲۸ ۲۹ سال گذر جانے کے بعد بھی ملک کے مسلمان عوام اس بات کو فراموش نہیں کر سکے کہ یہ ملک اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے معرضِ وجود میں آیا تھا۔ گو ہر دور میں برسرِ اقتدار طبقہ کی یہ کوشش رہی کہ اسلامیانِ پاکستان، پاکستان کے مقصدِ تخلیق کو نسیاً منسیا کر دیں اور وہ مادر پدر آزاد معاشرے کو دل سے قبول کر لیں۔ نظریہ پاکستان کے مدعیوں نے بھی اس سلسلے میں عملی اقدام اٹھانے کی بجائے عوام کو خوبصورت نعروں کے فریب میں الجھائے رکھا بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ ان تخلیق پاکستان کے دعویداروں اور بزعم خیش پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کے محافظوں نے ہمیشہ اپنی اغراض مسمومہ کی اسلام کے نام سے تکمیل کی ہے۔

یہ بد باطن اور کج رو لوگ ہر دور میں اسلام اسلام کی رٹ لگاتے رہے لیکن اسلام کے لیے ان کے خون کا ایک قطرہ تک بہنا تو کجا اسلام کی سمت ان کا ایک قدم بھی نہ اٹھ سکا۔ کیوں کہ نہ ان کے قلب میں اسلام ہے اور نہ قالب پر اسلام۔

ہم بلا خوف تردید کہ سکتے ہیں کہ ان لوگوں سے اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی توقع رکھنا شب دیجور کو روز روشن کہنا ہے۔ اسلام کا عملی نفاذ اگر اس ملک میں ہو سکتا ہے تو وہ انہی خرقہ پوشوں کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے جن کا ماضی بے داغ اور مستقبل تابندہ و درخشندہ ہے۔ جن کی بے لوث قربانیوں سے

باقی صفحہ ۲۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ضروری ہدایات بسلسلہ رکنیت سازی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

۱۔ ہر مسلمان جو جمعیت علمائے اسلام کے اغراض و مقاصد سے متفق ہو، جمعیت کا رکن بن سکتا ہے جو لوگ پہلے رکن تھے انہیں بھی اپنی رکنیت کی تجدید کرنی چاہیے بصورت دیگر وہ آئندہ جماعتی انتخابات میں حصہ نہیں لے سکیں گے۔

۲۔ اس وقت جماعتی کاموں میں اولیت رکن سازی کو حاصل ہے رکن سازی کی مہم کو زیادہ سے زیادہ آگے بڑھائیں ناظمین انتخابات کو اپنے اپنے حلقوں میں جاکر رکن سازی کے کام کی خود نگرانی کرنی چاہیے۔

۳۔ ابتدائی حلقوں میں رکن سازی کیساتھ ہی جماعتی انتخابات کرانے جائیں ہر دس ارکان پر ایک رکن ضلعی انتخابات کے لیے نامزد کرتے جائیں۔

۴۔ فیس رکنیت ایک روپیہ ہے ناظمین انتخابات کو چاہیے کہ فیس رکنیت جب ایک حد تک ہو جائے تو اسے مرکزی دفتر چوک رنگ محل لاہور بذریعہ منی آرڈر بھیجتے جائیں رقم اکٹھی ہرگز نہ کریں۔

۵۔ رکن سازی کے دوران کیے گئے اخراجات فی الحال مقامی یا ضلعی جماعت برداشت کرے۔

۶۔ ہر عالم، غیر عالم، مزدور، کسان، طالب علم، زمیندار، تاجر، تعلیم یافتہ، غیر تعلیم یافتہ، ڈاکٹر، وکیل، نیز ہر طبقے کا آدمی جمعیت کا رکن بن سکتا ہے اور انتخاب میں حصہ لے سکتا ہے۔

۷۔ ہر جماعت کی طاقت اسکے ارکان ہوتے ہیں آپ نے اپنی طاقت میں کس حد تک اضافہ کیا ہے اس سلسلے میں سوچیں؟

۸۔ اگر آپ جماعت کی رکن سازی کے سلسلہ میں کام نہیں کر رہے ہیں تو یاد رکھیے کہ آپ جماعت کے ساتھ مخلص نہیں ہیں صرف نعرہ بازی سے کوئی جماعت کامیاب نہیں ہو سکتی۔

۹۔ اگر آپ کو جماعت سے محبت ہے تو اسکا فنڈ مضبوط کیجئے فنڈ کی مضبوطی رکن سازی سے ممکن ہے

۱۰۔ گذشتہ عام انتخابات میں جمعیۃ علماء اسلام نے جتنے ووٹ حاصل کیے تھے اگر آپ اتنی تعداد میں رکن سازی کر لیں تو اس ملک میں نظام شریعت کا نفاذ عمل میں آ سکتا ہے۔

۱۱۔ ناظمین انتخابات میں جو سب سے زیادہ رکن سازی کا کام کریں گے۔ انہیں حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ کی طرف سے حسن کارکردگی پر خصوصی سرٹیفکیٹ پیش کیے جائیں گے۔

۱۲۔ ہر ضلعی امیر اور ناظم عمومی کو چاہیے کہ وہ ضلعی ناظم انتخاب کے ساتھ بھرپور تعاون کریں اور ضلع بھر کا دورہ کریں۔

۱۳۔ رکن سازی کے فارم اور کاپیاں مرکزی دفتر جمعیت علمائے اسلام چوک رنگ محل لاہور سے حاصل کریں۔

۱۴۔ ہر ناظم ضلعی انتخاب کو چاہیے کہ وہ اپنی کارکردگی کی رپورٹ باقاعدہ طور پر پندرہ روز کے بعد مرکزی ناظم انتخابات کے نام مرکزی دفتر لاہور ارسال کرے۔

۱۵۔ رکن سازی کا کام مقررہ میعاد (اواخر ذوالحجہ) کے اندر ختم کر دیا جائیگا۔ جس کے بعد جماعتی انتخابات منعقد کرائے جائیں گے۔

محمد نورالحق قریشی مرکزی ناظم انتخابات جمعیت علماء اسلام پاکستان

شائقین علوم تجوید و قرأت کیلیے

خوش خبری!

مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی اس سال سے تخصص فی القراۃ والتجوید کا ایک نیا درجہ قائم کر رہا ہے اس میں داخلہ کی حسب ذیل شرائط ہونگی:- ۱۔ حافظ قرآن ہو، ۲۔ کسی معتبر مدرسہ کا بھی فارغ التحصیل ہو۔ ۳۔ عربی زبان پر ایک حد تک قدرت رکھتا ہو۔ ۴۔ مدت تعلیم دو سال ہوگی۔ ۵۔ تعلیم مکمل کرنا ضروری ہوگی۔ واضح رہے کہ اس درجہ کی سرپرستی اور تعلیم کی ذمہ داری مصر کے نامور قاری الشیخ سعد الدین عبدالعزیز المصری فرمائیں گے اور تعلیم عربی زبان میں ہوگی، یکم ذوالحجہ ۹۵ھ تک درخواستیں اور داخلہ آجانا ضروری ہیں عید الاضحیٰ کی تعطیلات کے بعد باقاعدہ

تعلیم شروع ہوگی!

المعلن

ناظم تعلیمات المدرسۃ العربیۃ الاسلامیہ، نیو ٹاؤن کراچی ۵

اگر آپ پاکستان میں

نظام شریعت کا نفاذ

چاہتے ہیں تو

جمعیۃ علماء اسلام

سے تعاون فرمائیں!

جمعیۃ کی رکن سازی کی مہم میں بھرپور حصہ لیں خود بھی رکن بنیں اور اپنے احباب کو بھی جمعیۃ کا رکن بننے کی دعوۃ دیں۔ رکنیت سازی کی کاپیاں دفتر جمعیۃ لائل پور سے حاصل کریں۔

من جانب: جمعیۃ علماء اسلام لائلپور

پتہ: دفتر بٹ بلڈنگ کمرہ ۴۷ سرکلر روڈ لائل پور

ترجمان اسلام

میں

اشتہارات

دیکر اپنی

تجارت

کو فروغ دیں

مرسلہ:
ڈاکٹر احمد حسین
کمال

اسرائیل میں اسلحہ کی جنونی دوڑ

وہاں سپاہیوں سے زیادہ ہتھیار ہیں!
عوام کی اقتصادی حالت اور گر گئی!!

یروشلم اداس اور خزاں رسیدہ ہے اور اس کی پتھریلی سڑکوں پر اسرائیلی فوجوں کے قدموں کی چاپ تیز ہوتی جارہی ہے۔ آج یروشلم میں پھر صلیبیں گڑی ہیں، لیکن اس بار ان پر امن کو مصلوب کیا جارہا ہے۔

درحقیقت اسرائیلی عوام آج اپنے حکمرانوں کی پالیسیوں کی وجہ سے ہمیشہ سے زیادہ تنگدست، بیروزگار اور جنگی معیشت کے شکار ہیں۔ نیا عبرانی سال ان کے لیے کسی طرح سے مسرت اور اطمینان کے لمحے نہیں لایا ہے۔ یہ مزید ٹیکسوں، گرانی اور بیروزگاری لے کر آیا ہے۔ نیا سال اسرائیلی عوام کے لیے جو خاموش تحفہ لایا ہے وہ اسرائیلی پونڈ کی مالیت میں ایک بار پھر کمی ہے۔ عوام پر امریکہ سے لیے جانے والے جدید اسلحہ کا بوجھ تیزی سے بڑھ رہا ہے اور وہ حیران ہیں کہ آخر عربوں کے ساتھ پُرامن بقائے باہمی کی ضرورت کب محسوس کی جائے گی۔ نہ صرف "جنگی معیشت" اور نام نہاد دفاعی اخراجات کی روز افزوں آفت ہے، بلکہ اس چھوٹی سی مملکت میں ۵۴ ہزار سے زائد افراد بے روزگار ہیں۔ قومی بجٹ میں جہاں فوجی اخراجات میں ہمیشہ سے زیادہ بھاری رقوم رکھی گئی ہیں وہیں سماجی و اقتصادی ترقی کی مد میں بہت محدود فنڈ دکھایا گیا ہے۔

خود مغربی ملکوں کے اخبارات اور اقتصادی مبصرین کی رائے یہ ہے کہ اسرائیلی معیشت آج پہلے سے کہیں زیادہ تباہ ہے۔

اور امریکی اسلحہ کے ڈھیر اور امداد نے حالت بہتر نہیں کی ہے۔ تل ابیب کے "اقتصادی ماہرین صورت حال کو بہتر بنانے یا عارضی اور دکھاوے کے اسباب کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ ان کے یہ اقدامات بہت سطحی اور غیر سائنسی ہیں وہ قومی معیشت اور بجٹ کے غبارے میں پنکچر روکنے کے لیے عوام کی آمدنی میں سے مزید کچھ فنڈ کُتر رہے ہیں اب حالت یہ ہے کہ ایک عام اسرائیلی باشندے کی اوسط آمدنی میں سے مختلف ٹیکسوں کے ذریعہ ۸۷ فی صدی حصہ حکومت لے جاتی ہے۔

اس کے نتیجہ میں اسرائیلی معاشرے میں طرح طرح کی بدعنوانیوں، دھاندلیوں اور ناجائز و غیر قانونی ذرائع سے دولت کمانے کا زہریلا رجحان پھیل رہا ہے۔ بدعنوانیاں اور توسیع پسندی ساتھ ساتھ چل رہی ہیں۔ اب تو بدعنوانیوں میں اضافہ کا یہ حال ہے کہ اسے اسرائیلی طرز زندگی سمجھا جانے لگا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ بات بیمار اسرائیلی معیشت کی بڑی واضح علامت ہے۔ اس کا علاج یہ حکمران پھر وہی تلاش کر رہے ہیں جو نازیوں نے بھی تلاش کیا تھا۔ پہلے بندوقیں پھر مکھن۔؟ قومی بجٹ میں جو تضاد بہت صاف نظر آتا ہے وہ یہ ہے اس میں ایک طرف تو نئے جنگی اسلحہ، بمبار طیارہ ہیلی کاپٹر، جنگی جہاز اور راڈار وغیرہ خریدنے کے لیے ہمیشہ سے زیادہ بھاری رقوم رکھی گئی ہیں۔ دوسری طرف اس میں عام لوگوں کی سماجی، تعلیمی اور اقتصادی ترقی کے لیے پروگراموں کی مد میں بڑی محدود رقوم ہیں۔ لندن میں قائم فوجی جائزہ کی بین الاقوامی انسٹی ٹیوٹ نے اپنی حالیہ رپورٹ میں کہا ہے کہ ۷۶ - ۷۵ء کے فوجی اخراجات اور بجٹ کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ اسرائیل سرفہرست ہے۔ یعنی یہ کہ فی کس دفاعی اور فوجی اخراجات کے اعتبار سے اسرائیل کا نمبر دنیا بھر میں سب سے آگے ہے۔ مشرق وسطیٰ کی گذشتہ جنگ کے بعد سے ایسے لوگ بہت ہی کم ہوں گے جو اب بھی یہ یقین کریں گے کہ اسرائیلی حکومت اس قدر بے تحاشہ اخراجات محض قومی سلامتی کی غرض سے کر رہی ہے۔ وہ حیران ہیں کہ اگر اسرائیل کو عرب مقبوضہ علاقے خالی کرنے ہیں تو پھر وہ اپنی فوجی طاقت اور اسلحہ کی دوڑ پر اس طرح توجہ کیوں دے رہا ہے۔ حال ہی میں سینائی میں بعض مصری مقبوضہ علاقوں سے جزوی انخلاء کے بعد اسرائیل کے لیے امریکی اسلحہ کی سپلائی پھر تیز کر دی گئی ہے۔

اسرائیل کے وزیر خزانہ ربینوا اور وزیر جنگ

شمعون پیریس نے ابھی حال ہی میں امریکہ کا دورہ کیا ہے ۔ امریکہ اسرائیل کو جو نئے قرضے دے رہا ہے ان کا ۷۵ فی صدی حصہ صرف بھاری مقدار میں جدید امریکی اسلحہ خریدنے پر صرف کیا جائے گا ۔

اس طرح کے قرضوں کی مقدار ۳ ارب ۳۰ کروڑ ہوتی ہے ۔ ظاہر ہے کہ ایسے قرضوں سے اصل فائدہ اسرائیل کو نہیں ، بلکہ امریکہ کو پہونچتا ہے ۔ امریکہ میں طاقتور اسرائیل نواز لابی اور کانگریس کے اراکین سے جدید ترین اسلحہ دینے کے حامی ہیں ۔ اس لیے اس بار اسے جدید ترین لڑاکا بمبار ایف ۔۱۵ قسم کے طیارے ، لاسر بم (LASSER) اور ٹینک دیئے جارہے ہیں ۔ اب تو خود وزیر اسحاق رابن یہ بات تسلیم کرچکے ہیں کہ اسرائیل میں فی کس اسلحہ دنیا میں سب سے زیادہ ہے ۔ یعنی دوسرے الفاظ میں اسرائیل میں انسان کم ہیں اور اسلحہ زیادہ ہے ۔ اسلحہ اٹھانے والوں سے زیادہ اسلحہ ۔!

اسرائیل مشرق وسطیٰ کے سمجھوتے کو ناکام بنانے کی کوششوں میں مصروف ہے

تاس

ماسکو : اسرائیل مشرق وسطےٰ کے عمومی سمجھوتے کے سلسلے میں تاخیر کرنے اور اس کو ناکام بنانے کی پالیسی پر عمل درآمد کرنے کا عزم رکھتا ہے ۔ اور موجودہ صورت کو برقرار رکھنے کی کوششوں میں مصروف ہے تاکہ جارحیت پسند مقبوضہ عرب علاقوں میں اپنی مورچہ بندیوں کو استحکام بخش سکے ۔ یہ بات سوویت خبر رساں ایجنسی تاس کے مبصر آنیگوا ور لوف نے لکھی ہے

سوویت مبصر نے اس امر کی نشاندہی کی ہے کہ اسرائیل کی یہ روش وزیر اعظم آئی رابن کے حالیہ انٹرویو سے پوری طرح واضح ہوگئی ہے جو انہوں نے پچھلے دنوں برطانوی اخبار گارجیئن کو دیا ۔ برطانوی اخبار نے لکھا ہے کہ آئی ۔ رابن کے مطابق مستقبل قریب میں مشرق وسطےٰ کے عمومی سمجھوتے کا کوئی امکان نہیں ہے ۔

آئی رابن نے برطانوی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ایک مکمل سمجھوتے کے شرائط پر گفت وشنید سے قبل ہمیں ہر دو فریق کی ذہنیت میں تبدیلی لانا ہوگی ۔

سوویت مبصر نے لکھا ہے کہ جہاں تک خود تل ابیب کے حکمران حلقوں کی ذہنیت کا تعلق ہے تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ان کی سوچ حقیقت پسندی سے کلی طور پر عاری ہے اور وہ ابھی تک یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ پڑوسی ممالک کے جائز حقوق کو پیروں تلے روندتے ہوئے کوئی بھی کسی ملک کی سلامتی کی ضمانت نہیں دے سکتا

آنیگور اور لوف نے لکھا ہے کہ یہ حلقے قدم بقدم سمجھوتے کی روش کو سراہتے ہیں کہ اس طرح ان کے لیے مقبوضہ عرب علاقوں پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لیے جوڑ توڑ کرنے کے لیے سازگار امکانات پیدا ہوتے ہیں ۔

سوویت مبصر نے لکھا ہے کہ مشرق وسطےٰ کا پائیدار سمجھوتہ مقبوضہ عرب علاقوں (جن پر ۱۹۶۷ء میں قبضہ کیا گیا تھا) سے اسرائیلی فوجوں کے انخلاء فلسطین کے عوام کے جائز حقوق کی ضمانت اور مشرق وسطےٰ کے تمام ملکوں کی خود مختارانہ نشوونما کے حق کی ضمانت کا متقاضی ہے ۔

بقیہ : انتخاب کی باتیں :

ہے ۔ مثال کے طور پر دیکھیں ۔ تھوڑا عرصہ پہلے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ضمنی انتخاب میں ایک منچلا نوجوان بہ حیثیت آزاد امیدوار کھڑا ہوگیا ۔ اس کی یہ جسارت حکمرانوں کے لیے ناقابل برداشت تھی ۔ مختلف ذرائع سے اسے کاغذات نامزدگی واپس لینے کے لیے مجبور کیا گیا ، لیکن جب وہ کسی طرح قابو نہ آیا تو اس کے وہ عزیز جو سرکاری ملازمتوں میں تھے انہیں آرڈر دیا گیا کہ اپنے اس "گستاخ عزیز" کو جاکر سمجھاؤ ورنہ چھٹی کردو ۔ چنانچہ وہ لوگ ہانپتے کانپتے وہاں پہونچے اور اس طرح وہ مرحلہ سر ہوا ۔ اس مہم کو سر کرنے میں جن بہادر انسانوں نے ہاتھ بٹایا ان میں ایک صاحب وہ بھی ہیں جو لاہور میں ایک ذمہ دارانہ منصب پر فائز ہیں اور لاہور کے انتخاب میں "آن ڈیوٹی" تھے ۔ اب بتلائیں کہ اس قسم کے "بزرگ مہروں" کی موجودگی میں کوئی کام صحیح طریق سے ممکن ہے ۔؟

بہرحال ہم چیف الیکشن کمشنر صاحب کی بات کو سو فی صد درست سمجھتے ہوئے ارباب حکومت سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ چیف صاحب کی اس بات کی طرف توجہ دینے اور اس طرح "جمہوریت ہماری سیاست" کے نعرے کا بھرم رکھے ۔

اور آخر میں ہم جمعیۃ علماء اسلام کے اس دیرینہ مطالبہ کی طرف حکومت کو توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ اگر وہ انتخابات کو دھاندلیوں سے پاک صاف رکھنا چاہتی ہے اور ان میں برادری اور دوسرے اثرات کو روکنا ضروری سمجھتی ہے تو اسے انتخابات "پارٹی سسٹم" پر کرانے کا خود ہی اہتمام کرنا چاہیے ۔ آخر چیئرمین بھٹو بھی کسی زمانے میں اس بات کو اخباری سطح پر اور دوسرے پلیٹ فارموں پر دہراتے رہے ہیں ۔ نیز اب کئی پارٹیاں اس مطالبہ کو اپنے منشور کا حصہ بنا چکی ہیں

کیا ہماری ان گذارشات پر توجہ دی جائے گی ؟!

اسعد رحمانی۔

انتخابات کی باتیں

کچھ دن پہلے پاکستان کے دو اہم شہروں کراچی اور لاہور میں دو ضمنی انتخابات منعقد ہوئے۔ جنہیں "حسب روایت" حکمران پارٹی نے میدان مار لیا اور اپنے دو آدمی مزید منتخب کرا لیے۔

کراچی کے انتخابی معرکے کا تعلق قومی اسمبلی سے تھا۔ اور یہ سیٹ نورانی میاں صاحب کے سینیٹر ہو جانے کی وجہ سے خالی ہوئی تھی۔ یہ شہر عمومی سطح پر "حزب اختلاف" کا شہر شمار ہوتا ہے۔ اور نورانی صاحب اور ان کی پارٹی کے اثرات کا بھی مبینہ طور پہ چرچا تھا، لیکن جیت پی پی پی کی ہوئی۔ لاہور پنجاب کا دارالحکومت ہونے کے ساتھ ساتھ امتیازی حیثیت کا مالک شہر ہے اس کا انتخابی معرکہ پنجاب اسمبلی سے متعلق تھا اور اس دنگل میں حکمران پارٹی کے ایک ایسے کارکن کو ٹکٹ ملا تھا جو بے چارہ سرکاری پارٹی کا رکن ہونے کے علاوہ اور کوئی اعزاز نہ رکھتا تھا۔ جب کہ اس کے مقابلے میں پنجاب کے سابق گورنر، وزیر اعلیٰ اور چیئرمین بھٹو کے نامزد جانشین، دست راست، بلکہ ناک کے بال مسٹر کھر تھے۔ مزید یہ کہ کھر صاحب کو آخری وقت میں ایک دوسرے وزیر اعلیٰ رامے صاحب کی بھی حمایت حاصل ہو گئی۔ اور تاج پورہ کے جلسہ میں جو حالات رونما ہوئے تھے ان کے پیش نظر کھر صاحب کی کامیابی کا عوام کو یقین سا ہو گیا تھا، لیکن جب نتیجہ سامنے آیا تو وہ بھٹی کے حق میں تھا۔ کھر صاحب ہار چکے تھے۔

ان دونوں مقامات پر حکومت کیسے جیتی اور مخالفین کیسے ہارے۔؟ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ اخبارات و رسائل میں بہت کچھ کہانیاں چھپ چکی ہیں اور لاہور کے حلقۂ انتخاب کا ایک عام شہری کی حیثیت سے ہم نے خود بھی جائزہ لیا۔ یہ جائزہ پولنگ کے دن اور اس سے پہلے لیا گیا۔ پولنگ سے پہلے جو جائزہ لیا گیا اس کا واضح نتیجہ حکمرانوں کی شکست تھی اور پولنگ کے دن کا جائزہ حکمرانوں کی واضح دھاندلیاں تھیں۔ یہ دھاندلیاں وہی معلوم دھاندلیاں تھیں جو اب تک کے ضمنی انتخابات میں روا رکھی جا چکی ہیں اور جن کا شہرہ بہت عام ہے۔ ویسے بھی ان کی تفصیلات پر چھوٹے بڑے تک پہونچ چکی ہیں۔ اس لیے انہیں دہرانا بے سود ہے۔

ہم اس موقع پر جو باتیں کہنا چاہتے ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ اس طرز عمل کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اس کا جواب بالکل واضح ہے یعنی یہ کہ عوام کا اعتماد انتخابات ہی نہیں حکومت پر سے بھی اٹھ جائے گا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا ہم سمیت سبھی کو اعتراف ہے۔ اور ابھی حال ہی میں "گولڈ اینڈ گنز" کے نامور مصنف، سیاسی وابستگیوں کو دھڑے سے تبدیل کرنے والے سرحد کے مرد آہن، اندرونی استحکام کی خاطر ایف۔ ایس ایف کے نگران مرکزی وزیر داخلہ خان عبد القیوم خان نے بھی لائل پور میں یہی بات فرمائی ہے۔

دوسری بات جو ہمیں کہنا ہے وہ وہی ہے جس کا اظہار چیف الیکشن کمشنر نے اپنے ایک تازہ انٹرویو میں کیا ہے جو لاہور کے ایک ہفت روزہ میں شائع ہوا ہے۔

اس ہفت روزہ کے نمائندے جناب مختار نے چیف صاحب سے انتخابات کے آزادانہ و منصفانہ کرانے کے سلسلہ میں مزید تجاویز کا سوال کیا تو موصوف نے معاً فرمایا:

"سب سے اہم یہ کہ الیکشن کمشنر کے پاس انتخابات کرانے کا اپنا مستقل عملہ ہونا چاہیے"

ہم نے محترم چیف الیکشن کمشنر کا یہ ارشاد پڑھا تو چند ماہ پہلے جمعیۃ علماء اسلام کے اعلیٰ اسطحی اجلاس کی ایک قرارداد فوراً ہمارے ذہن میں آئی۔ جس میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ الیکشن کمشنر کا عملہ مستقل ہو اور چیف صاحب کو اس کی تقرری، تبدیلی اور تنزلی کے مکمل اختیارات حاصل ہوں۔

ہمیں محسوس ہوا کہ "غریب مولوی" کا سیاسی شعور تو بہت بلند ہے کہ جو بات وہ کہتا ہے اسی کو ارباب دانش کچھ دیر بعد دہرانا شروع کر دیتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب یہ قرارداد منظور ہوئی تو اس کے بعد جمعیۃ سے متعلق رسائل میں اس قرارداد پر نوٹ بھی لکھے گئے اور حکومت کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کی گئی کہ اس کے بغیر چیف الیکشن کمشنر صاحب بے چارے کوئی مؤثر اقدام نہیں کر سکیں گے۔

آج کل چیف صاحب لوگوں سے کام لیتے ہیں۔ ان کے حدود اربعہ سے ساری دنیا واقف ہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ اس قافلہ میں اچھے لوگ بھی ہیں، لیکن وہ پہلے تو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ اس قسم کے مواقع پر ان سے پرہیز کیا جاتا ہے اور ایسے لوگوں سے کام لیا جاتا ہے جنہیں محض "نوکری" عزیز ہوتی

باقی صـ٦ـ پر

چمن میں تلخ نوائی مری گوارا کر!

"پنجاب میں صوبائیت کے فتنے کو سر نہیں اٹھانے دیا جاتے گا" (وزیر اعظم)

یعنی سرحد اور بلوچستان کی طرح اب پنجاب میں بھی صوبائیت کے فتنے کو دبانے کے لیے "سر توڑ" کوشش کی جائے گی۔

"آیندہ دو سال نہایت کٹھن ہوں گے" (بھٹو)

یعنی آیندہ دو برس تک بالکل کوئی غریب "نہیں" رہے گا۔!

"اقتصادی زبوں حالی کے شکار عوام زیادہ عرصہ تک گھٹن برداشت نہیں کر سکتے"

شاید اخبار نویس کاتب نے ایوب خان کے خلاف دیئے ہوئے قاید عوام کے اس پرانے بیان کو غلطی سے لکھ دیا ہے، ورنہ عوامی حکومت کے اس "دورِ خوش حالی" میں اقتصادی زبوں حالی کیسی؟ اور سیاسی گھٹن کہاں؟

"جے۔ اے رحیم، خورشید حسن میر اور محمد حنیف رامے نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی مخالفت کی تھی"

(عطاء اللہ وفاقی وزیر ریلوے)

ان لوگوں کے پارٹی سے نکلنے یا نکالے جانے کی صرف اور صرف یہی وجہ ہے یا یہ "لڑیاں دے مہنے" ہیں۔؟

"محمد بن قاسم سوسائٹی کے صدر پر قاتلانہ حملہ" (ایک سرخی حیدر آباد سندھ)

محمد بن قاسم سوسائٹی کے صدر پر "جنگی مشق" کو اخبار نویسوں نے خواہ مخواہ محمد بن قاسم سوسائٹی کے صدر پر "قاتلانہ حملہ" کا عنوان دے دیا۔

"پاکستان چار قومیتوں کے لیے نہیں اسلام کے لیے بنایا گیا تھا" (خان عبدالقیوم)

اسلام ہی کے لیے تو آپ نے اپنے "مرشد بھٹو" کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اسلامی سربراہی کانفرنس کے موقع پر چاروں صوبوں کی ایئر ہوسٹسوں کے لیے چار "یونیفارم" "تجویز" کر کے اور بعدہٗ ایک روپے والے ملکی نوٹ پر چاروں زبانیں درج کر کے آپ کی عوامی حکومت نے ہمیشہ کے لیے چار قومیتوں کا "خاتمہ" کر دیا۔!!!

"سیم اور تھور پر قابو نہ پایا گیا تو ملک سنگین غذائی قلت کا شکار ہو جائے گا"

(صدر فضل الٰہی)

صدر گرامی قدر کا فرمان واجب الاذعان اپنی جگہ درست!! لیکن سیم اور تھور پر قابو پانے کے ساتھ ساتھ "تربیلا اور واپڈا" پر "قابو پانا" نہایت ضروری ہے۔

"پاکستان میں پیداوار کی اوسط اب بھی دنیا میں سب سے کم ہے"

(صدر "فضلِ" الٰہی)

کان اور دھیان والا ہر ایک پاکستانی صدر کا یہ اعلان سن کر "بُچھے" کو سنائیے، پُچھ "صاحب" کا ارشاد ہے کہ ملک غذائی ضروریات میں خود کفیل ہونے کو ہے اور صدر کا ارشاد ہے کہ پاکستان اوسط پیداوار دنیا میں اب بھی سب سے کم ہے۔

"پاکستان میں اسلام کا وقار بحال کرنے کے لیے آیندہ ماہ علماء کا کنونشن ہو گا، وزیر اعظم کنونشن سے خطاب کریں گے"

(ایک ممتاز سرخی)

آئین کی دفعہ ۲۲۸ کے تحت ۴ فروری ۷۴ء کو قائم ہونے والی "اسلامی نظریاتی کونسل" سات سال کے اندر اسلام کا وقار بحال کرنے کی "پابند" ہے۔ ممکن ہے اس کنونشن کے ذریعہ وزیر اعظم بھٹو "علماء کرام" اور ان کے تابع "جاہل عوام" سے پیپلز پارٹی کے محل میں پڑنے والے شگاف پُر کرنا چاہتے ہوں"!

"صوبائی خود مختاری کے نعروں سے علیحدگی پسندی کی بو آتی ہے" (عبدالحفیظ پیرزادہ)

پیر جی! صوبائی "خود مختاری" کے "ملک توڑ" نعرے کے جواب میں آپ "اُدھر تم اِدھر ہم" کا "ملک جوڑ" نعرہ لگا دیں۔؟

"علماء کو پارٹی سیاست سے بالاتر رہنا چاہیے"

(کوثر نیازی)

ہوراں نوں دیوے متاں تے آپ

— کھاوے لتاں —

اوراقِ پریشاں

محمد فاروق قریشی

میری خدمت کے لیے

میری بیوی

ہی کافی ہے!

"میں اِن سب کو آزاد کرتا ہُوں!"

دمشق کی جامع مسجد میں لوگوں کا بہت بڑا اجتماع تھا۔ طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں۔ شہزادے، وزیر، امیر اور شیخ سبھی موجود تھے۔ بات یہ تھی کہ خلیفہ سلیمان انتقال کر گئے تھے۔ اور اپنے نامزد جانشین کا نام ایک سربمہر لفافے میں بند کر کے یہ ہدایت کر گئے تھے کہ اسے شہر کی جامع مسجد میں لوگوں کے اجتماع میں کھولا جائے۔ تمام لوگ بیتابی سے منتظر تھے کہ کب لفافہ کھلے اور کب انہیں نامزد خلیفہ کا نام معلوم ہو۔ لفافہ جس اہل کار کے سپرد تھا اس نے سب کے سامنے اس کی مہر توڑ دی۔ اور لفافے سے کاغذ نکال کر اس کا مضمون سب کو سنایا۔

خلیفہ سلیمان نے عمر ابن عبدالعزیز کو اپنا جانشین بنایا تھا۔ لوگوں نے اس نامزدگی کی تائید کی اور خوشی کے نعرے بلند کیے۔ سبھی اس نامزدگی پر خوش تھے، لیکن خود عمر ابنِ عبدالعزیز متفکر اور خاموش بیٹھے تھے۔ لوگ حیران تھے کہ عمر ثانی خوش کیوں نہیں ہیں۔ استفسار کیا گیا۔ تو عمر کھڑے ہو کر یوں گویا ہوئے:

"دوستو! مجھے محض نامزد کیا گیا ہے منتخب نہیں کیا گیا"

لوگوں نے ایک ساتھ چلا کر کہا، ہم اس نامزدگی کی تائید کرتے ہوئے آپ کو اپنا خلیفہ منتخب کرتے ہیں۔

عمر بولے "میں آپ کا شکر گذار ہوں، لیکن خلافت کا بوجھ اٹھاتے ہوئے ڈرتا ہوں۔ آپ لوگوں سے گذارش ہے کہ میری جگہ کسی اور قابل آدمی کو منتخب کیا جائے"

لوگوں نے پھر ایک ساتھ کہا:

اس مملکت میں آپ سے زیادہ قابل کوئی اور نہیں ہے۔

عمر نے کہا:

"بہتر ہے، لیکن ایک شرط ہے کہ جب آپ مجھے راستی پر دیکھیں، مجھ سے تعاون کریں۔ میں بھٹک جاؤں تو مجھے ٹوکیں اور اگر ضرورت پڑے تو میری مخالفت کریں"

"ہمیں منظور ہے"

"ہمیں منظور ہے"

شور اٹھا!

نئے خلیفہ شاہی محل کی طرف روانہ ہوئے۔ محل کے باہر پہونچے تو دیکھا کہ بارہ ہزار سپاہیوں کا ایک لشکر دو رویہ قطار باندھے کھڑا ہے۔ لشکر کے افسر نے سامنے آکر خلیفہ کو جھک کر سلام کیا۔ (یہ آپ کے محافظ دستے ہیں)

خلیفہ عمر نے جواب دیا:

"اگر میری رعایا کی محبت میری حفاظت نہ کر سکے گی تو میرے لیے ان سپاہیوں کی تلواروں کی حفاظت بھی بیکار ہے۔ آپ ان سپاہیوں کو وہاں بھیج دیں جہاں امن قائم رکھنے کے لیے ان کی ضرورت ہے"

محافظ دستوں کے افسر نے پھر سلام کیا۔ "حکم کی تعمیل کی جائے گی"

خلیفہ محل میں داخل ہوتے "آٹھ سو خدام اور کنیزیں دست بستہ حاضر تھیں۔ شاہی محل کے داروغہ نے خلیفہ کو جھک کر سلام کیا۔

"امیرالمؤمنین! یہ سب آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں"

خلیفہ نے جواب دیا۔

"میری خدمت کے لیے میری بیوی ہی کافی ہے۔ میں ان سبکو آزاد کرتا ہوں"

داروغہ نے سر جھکا کر پھر سلام کیا، حکم کی تعمیل کی جائے گی۔

ایک دن عمر ثانی نے اپنی بیوی سے کہا: "تمہارے پاس ایک درہم ہو تو مجھے دو میں انگور خریدنا چاہتا ہوں"

"بیوی بولیں: "آپ کے پاس انگور خریدنے کے لیے ایک درہم بھی نہیں"؟ خلیفہ نے کہا: "درہم اپنے پاس نہ رکھنا دوزخ کی آگ میں جلنے سے بہتر ہے" —— (تاریخ خلفاء سیوطیؒ)

رپورٹر : مُحمّد فارُوق قریشی

مفکر اسلام فرماتے ہیں :

"جب تک فرنگی گماشتوں کو ملیامیٹ نہیں کر دیتے"

"ہماری آزادی کی جنگ جاری رہیگی"

پاکستان میں فکر ولی اللّٰہی کی امین، نظریاتِ شیخ الہندؒ کی پاسبان، شجاعت سید احمدؒ کی حامل، فراستِ حسین احمدؒ و سیاست احمد علیؒ کی متوارث جماعت جسے لوگ جمعیۃ علماء اسلام کے نام سے جانتے ہیں ایک عرصہ سے مملکتِ اسلامیہ پاکستان میں نظام شریعت کے نفاذ کی تگ و دو میں مصروف ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں جہاں سود، ملاوٹ اور ذخیرہ اندوزی، جز و معیشت، زنا و فحاشی مستلزم معاشرت اور ریاکاری و نعرہ بازی سیاست کے قالب میں ڈھل چکی ہیں وہاں اسلام کے عادلانہ و منصفانہ نظام کی تنفیذ کے لیے خلوصِ دل سے سعی و جہد کو منتہائے مقصود بنائے ہوئے جانبِ منزل رواں ہے۔

قارئین! خلوص دل کا لفظ اس لیے استعمال کیا گیا ہے کہ پاکستان میں تمام سیاسی جماعتیں اسلام کا نام لے کر میدان عمل میں آئیں، لیکن اب تک دیکھنے میں یہی آیا ہے کہ جس کو بھی لیلائے اقتدار کے محل میں قدم رنجہ ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اسی وقت مقاصد کا نشہ ہرن ہو گیا۔ تمام نعرے اور وعدے بال عنقا بن گئے، لیکن جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی واحد تنظیم ہے جو ہم آغوش اقتدار ہونے پر بھی غافلِ مقاصد نہ ہو سکی۔ بلکہ نظام شریعت کے نفاذ کے لیے حتی الامکان اور طاقت سے زیادہ [illegible] کر۔ آج بھی صوبہ سرحد کے در و دیوار اپنے درویش وزیر اعلیٰ کا "دورِ محمُود" یاد کر کے ہلکان ہوئے جاتے ہیں۔ جب شراب نے نالیوں میں گندے پانی کی جگہ لے لی تھی، سود کا خاتمہ اور ظلم ناپید ہو چکا تھا۔ نہ صرف جہیز کی لعنت دم توڑ رہی تھی، بلکہ انگریزی اقتدار کا جنازہ بھی دریائے اٹک کی لہروں کی نذر کر دیا گیا تھا۔

آج ۲۶ اکتوبر ہے اور جمعیۃ سے متعلقہ ملک بھر سے آئے ہوئے ہزاروں بندگانِ خدا گوجرانوالہ ایسے شہر میں اسی نظام شریعت کے نفاذ کے سلسلے میں کنونشن منعقد کر رہے ہیں جو آج سے چودہ سو سال قبل خالق کونین نے رسول الثقلینؐ پر فاران کی چوٹیوں پر نازل کیا۔

شام ہو چکی ہے، اندھیرا بتدریج پاؤں پھیلا رہا ہے، لیکن مخلوقِ خدا سے بھرپور کوچہ و بازار اس ظلم و جبر کی تاریکی میں مینارۂ نور کی سمت رواں دواں ہیں۔ شہر کے تمام راستے نظام شریعت کے متوالوں سے پُر ایک ہی سنگم پہ اس طرح مل رہے ہیں جیسے پاکستان کے تمام دریا بحیرۂ عرب میں گر رہے ہوں۔

یہ مدرسہ نصرت العلوم ہے جہاں تقریباً دس ہزار مندوبین (گوجرانوالہ اور ملحقہ شہروں کے افراد اس کے علاوہ ہیں) مسجد نور کے صحن، گیلریوں برآمدوں، حتیٰ کہ سرد ہوا میں چھتوں پر بے تاب ہیں کہ آج ان کا قائد جو پاکستان میں حق و انصاف کی علامت اور عوامی حقوق کی ضمانت ہی نہیں بلکہ تمام جماعتوں کا متفقہ قائد بن چکا ہے نظام شریعت کے نفاذ کے سلسلے میں ایک اہم اعلان کرنے والا ہے۔

قائد کی آمد سے قبل شاعر اسلام جناب سید امین گیلانی اپنے انقلاب آفرین کلام سے سامعین کو نوازتے ہیں۔ "مرحبا مرحبا مفتی اعظم مرحبا" مجمع میں اچانک نعرے بلند ہوتے ہیں۔ یہی پاکستان میں متحدہ حزب اختلاف کے قاید اور عوام کی آواز یعنی مفکر اسلام مولانا مفتی محمود مدظلہ سٹیج پر تشریف لاتے ہیں جناب زاہد الراشدی صاحب اس تاریخی کنونشن کی آخری نشست میں حضرت مفتی صاحب کے خطاب کا اعلان کرتے ہیں (نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوتے ہیں) اور مفتی صاحب مائیک پر تشریف لے آئے۔!

خطبۂ مسنونہ کے بعد مفتی صاحب یوں گویا ہُوئے:

"جنابِ صدر، برادرانِ ملت، بزرگو، اور عزیز بھائیو! نظام شریعت کنونشن کا یہ آخری اجلاس ہے۔ نظام شریعت کے نام سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس کنونشن کا مقصد اور اس کا پروگرام کیا ہے۔ بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان بن جانے کے بعد اٹھائیس انتیس سال گذر چکے ہیں اور جب کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ یہ ملک شریعت کے نام پر معرضِ وجود میں آیا تھا

پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ لگا کر مسلمانوں کو پاکستان بنانے پر اکٹھا کیا گیا تھا۔ لیکن آپ نے دیکھا اور برصغیر کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ یہاں کے حکمرانوں نے یکے بعد دیگرے ہمیشہ اسلامی نظام کے قیام سے انحراف کیا۔

اور آج تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان بناتے وقت اسلام کے نام سے مسلمانوں کو دھوکہ دیا گیا تھا۔ نہ اس وقت قیام پاکستان سے نظامِ شریعت کا نفاذ مقصد تھا اور نہ آج۔ اسلام کے نعرہ کو سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لیے، مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔

آخر آپ بتائیں کہ اسلام کے نظام میں کیا مشکلات ہیں؟ وہ نظام کیوں نافذ نہیں ہوتا؟ اس میں رکاوٹ کون ہے؟ مسلمانوں کے متفقہ مطالبات کو کیوں درخورِ اعتنا نہیں سمجھا جاتا یہ جرم کس کا ہے؟ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ چند مغرب زدہ ملحد اور بے دین لوگ جو پاکستان کی سیاست پر ہمیشہ سے مسلسل چھائے رہے۔ یہی لوگ اسلام کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔

(اسلامی نظام زندہ باد کے نعرے لگتے ہیں)

آزادی یا غلامی

میں کہا کرتا ہوں کہ حقیقت میں ہم آج تک آزاد نہیں ہوئے۔ یہ آزادی بھی دھوکہ ہے۔ اس لیے کہ جب کوئی غلام قوم آزادی کی جنگ لڑتی ہے اور سامراجی طاقت کو شکست دینے کے بعد جب آزاد قوم کی حیثیت سے آزاد حکومت قائم کرتی ہے تو تاریخِ عالم گواہ ہے کہ کسی بھی غلام قوم نے عظیم قربانیوں کے بعد جب بھی آزادی حاصل کی ہے تو آزاد گورنمنٹ کی کیبنٹ نے سب سے پہلے دو فیصلے کیے ہیں پہلا یہ کہ آزادی کی جنگ میں قوم سے غداری کس نے کی ہے؟ قوم کی غلامی کی زنجیروں کو مضبوط تر کرنے میں کونسے ہاتھ تھے؟ سامراجی طاقت سے اعزازات اور خطابات حاصل کرنے والے کون لوگ تھے؟ سر، نواب اور خان بہادر کے خطاب کس نے حاصل کیے؟ جاگیریں اور مراعات کس نے حاصل کیں؟۔ قوم کے ان حقیقی غداروں کی باقاعدہ نشاندہی کے بعد انہیں قوم کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور غداری کے جرم میں سزائیں دی جاتی ہیں۔ کسی کو گولی ماری جاتی ہے، کسی کو پھانسی کے تختہ پر لٹکایا جاتا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے قوم سے غداریاں کیں وہ ذلیل و خوار اور تباہ ہو جاتے ہیں اور آزاد ملک میں ان کے لیے کوئی جگہ نہیں ہوتی۔

دوسرا فیصلہ یہ کیا جاتا ہے کہ وہ کون تھے جنہوں نے جنگِ آزادی لڑی؟ وہ کون تھے جنہوں نے قربانیاں دیں؟ وہ کون تھے جو جلا وطن ہوئے؟ اور شہید ہوئے؟ وہ کون تھے جن کی جائیدادیں ضبط ہوئیں؟ جو جیلوں میں گلے، سڑے اور مرے؟ ان لوگوں کی بھی باقاعدہ نشاندہی کر کے فہرست بنائی جاتی ہے اور انہیں قومی ہیرو قرار دیا جاتا ہے۔ انہیں اعزازات اور خطابات دیئے جاتے ہیں ان تمام بہادروں کی فہرست بنائی جاتی ہے اور شہداء کی یادگاریں بنائی جاتی ہیں۔

مگر آپ دیکھیں کہ ہم بھی آزاد ہوتے مگر آزادی کے بعد کیا ہوا؟ جو لوگ انگریزوں کے بوٹ پالش کرتے تھے، قوم سے غداری کرتے تھے، پاکستان میں با اختیار ہوئے۔ سروں اور نوابوں کے بیٹے پاکستان میں اقتدار کی کرسی پر براجمان ہیں

"وہ لوگ آج پاکستان میں معزز قرار دیئے جاتے ہیں جنہوں نے قوم سے غداری کی تھی"

اور وہ لوگ جو اس وقت سامراجیوں کی مخالفت کی وجہ سے جیلوں میں تھے آج بھی جیلوں میں ہیں

"وہ جنہوں نے انگریزوں کا مقابلہ کر کے انگریزوں کو یہاں سے جانے پر مجبور کر دیا۔ آج سی آئی ڈی ان کا تعاقب کرتی ہے انہیں غدّار اور ففتھ کالمسٹ کہا جاتا ہے!

کتنی عجیب بات ہے کہ جو انگریز سے لڑے وہ قوم کے غدار اور جو ان کے ہاتھ مضبوط کرتے رہے وہ محب وطن۔ انگریز کے بوٹ پالش کرنے والے معزز ہیں، محب وطن ہیں اور ان سے لڑنے والے بھڑنے والے غدار؟ کیا دنیا میں کسی غلام قوم کی آزادی کے بعد اس قسم کے واقعات آپ نے دیکھے؟ (نہیں نہیں کی صدائیں گونجتی ہیں) اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ ہم کیسے آزاد ہوئے؟

میرے محترم دوستو!

میں تو کہتا ہوں کہ ہم آزاد نہیں ہیں۔ ہمارا مقابلہ انگریز کی نیلی آنکھوں اور سفید چمڑی سے نہ تھا، بلکہ ہم اس کے تشدد و بے دینی، الحاد اور اسلام دشمن پالیسی کے مخالف تھے، اگر آج بھی وہی پالیسیاں ہوں تو ہمیں پرواہ نہیں کہ **چمڑا گورا ہو یا کالا، آنکھیں نیلی**

ہوں یا کالی، جب تک غداروں کو ملیا میٹ نہیں کر دیتے ہماری آزادی کی جنگ جاری رہے گی۔

نعروں کی گونج سے فضا لرزتی ہے (پاکستان کا قاید کون، مفتی اعظم مفتی اعظم) جب تک آزادی حاصل کرنے والوں کو صحیح مقام نہیں دلا لیتے ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔

میرے محترم دوستو! ہم کہاں تک صبر کریں۔ ہمارے صبر کے پیمانے لبریز ہو چکے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ پاکستان کی کرسیوں پر براجمان لوگ خود پاکستان کے بھی وفادار نہیں ہیں۔ آپ بتائیں کہ مشرقی پاکستان کے سقوط کی ذمہ داری کس پر ہے۔ (بھٹو پر، مجمع) بنگلہ دیش بنانے کی ذمہ داری کس پر ہے (وہی جواب) ہم نے پاکستان کو تقسیم نہیں کیا۔ میں کہا کرتا ہوں کہ ہمارا مزاج تقسیم کو قبول نہیں کرتا۔ ایک پہلی تقسیم ہوئی جب ہندوستان کو تقسیم کیا گیا تو ہمارے اوپر آج تک یہ الزام عاید کیا جاتا ہے کہ تم نے برصغیر کی تقسیم میں حصہ نہیں لیا۔ اور اس کے بعد دوسری تقسیم ہوئی۔ پاکستان کو پھر سے تقسیم کیا گیا۔

میرے محترم دوستو! اگر ہم پہلی تقسیم کے حصہ دار نہیں تھے تو دوسری میں بھی نہیں تھے۔

کیوں کہ ہمارا مزاج تقسیم نہ دیکھنے کا مزاج ہے۔

اگر خدانخواستہ تیسری تقسیم بھی ہوئی تو وہی لوگ کریں گے جن کا تقسیم کا مزاج ہے ہمارا تقسیم کا مزاج نہیں۔ کیوں کہ اگر ہم ہندو کے ساتھ تقسیم پر راضی نہ تھے تو مسلمانوں کے ساتھ تقسیم پر کیسے راضی ہو سکتے ہیں (نعرہ ہائے تحسین و آفرین) تقسیم کا الزام بھی ہمیشہ دیتے ہو کہ تم پاکستان کو تقسیم کرنا چاہتے ہو اور تقسیم میں حصہ نہ لینے کا الزام بھی کہ تم نے تقسیم پاک و ہند میں حصہ نہیں لیا؟

دو الزام اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

تم ابتدا سے تقسیم کرتے چلے آ رہے ہو، تم تقسیم کے عادی ہو، اور اگر آیندہ خدانخواستہ پاکستان تقسیم ہوا تو اس کی ذمہ داری بھی تم پر عاید ہوگی ہم پر نہیں۔

عجیب بات ہے کہ آج قوم بھول چکی ہے کہ اُدھر تم اِدھر ہم کا نعرہ کس نے لگایا۔؟ (بھٹو نے) وہی ذمہ دار ہے پاکستان کی تقسیم کا۔ وہی سقوط مشرقی پاکستان اور قیام بنگلہ دیش کا بھی ذمہ دار ہے۔ قوم نے نعرے سنے تھے کہ دو قومی اسمبلیاں ہوں لیکن ایک ڈھاکہ میں اور ایک اسلام آباد میں۔ آج ہم نے دیکھا انہیں لوگوں کی وجہ سے دو قومی اسمبلیاں بھی بنیں، دو وزیراعظم بھی بنے ایک قومی اسمبلی ڈھاکہ میں، دوسری قومی اسمبلی اسلام آباد میں۔ ایک وزیراعظم ڈھاکہ میں دوسرا وزیراعظم اسلام آباد میں "اُدھر تم اِدھر ہم" کا نعرہ عملی صورت اختیار کر گیا۔ دو ملک بنے دو وزیراعظم بنے۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تقسیم پاکستان کا جرم کس نے کیا؟ آج ہمیں غدار کہا جاتا ہے کہ یہ ملک کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ ابھی تقسیم کرنا چاہتے ہیں کیا تو نہیں۔ ارادے ہیں۔

لیکن میں کہتا ہوں کہ جو ملک کو تقسیم کر چکے ہیں اُن پر بھی سپریم کورٹ میں مقدمہ چلاؤ جو عملاً جرم کا ارتکاب کر چکے ہیں وہ دندنا رہے ہیں ان پر کوئی مقدمہ نہیں چلتا۔

تو کیا ثابت نہیں ہو گیا کہ ملک کس نے تقسیم کیا ہے؟ (بھٹو نے، زبردست نعرے)

میرے محترم دوستو!

آج ہم نے جو یہاں اجتماع رکھا ہے یہ کس دقت اور گھٹن کے ساتھ مسجد میں منعقد کر رہے ہیں، دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے، جلسوں پر پابندی ہے، اظہار خیال پر پابندی ہے، فکر و خیال پیش کرنے پر پابندی ہے، نقل و حرکت پر پابندی ہے۔

پورے پاکستان میں ایک گز زمین ایسی نہیں جہاں آپ آزادی کے ساتھ اجتماع کر سکیں۔!

(موجودہ حکومت کے خلاف نعرے)

یہ دفعہ ۱۴۴ معمولی سا قانون ہے۔ دستور پاکستان، جس کا حلف بھٹو نے اٹھایا مرکزی اور صوبائی وزیروں نے اُٹھایا اور سب نے اٹھایا۔ اس میں بنیادی حق کے ذریعہ تحریر و تقریر اور اجتماعات کا حق ملا ہے ملک کا کوئی قانون بھی جب دستور کی دفعہ سے ٹکرا جاتے، دستوری دفعات سے متصادم ہو جاتے تو ملک کا قانون کالعدم ہو جاتا ہے دستور کو فوقیت حاصل ہوتی ہے۔

مگر آج دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے اور دستور کو کوئی پوچھتا ہی نہیں ہے۔ دفعہ ۱۴۴ کس لیے ہوتی ہے؟ یہ معمولی قانون اس ضرورت کے لیے ہوتا ہے کہ اگر کہیں فساد ہو جائے، کسی محلے میں بدامنی پھیل جائے۔ دو فریق آمنے سامنے ہوں، فساد کا شدید خطرہ ہو تو اس علاقے میں اتنے وقت کے لیے جس میں فساد ختم ہو جائے یہ قانون لاگو ہوتا ہے، مگر آج

یہ سارے پاکستان میں لاگو ہے ۔

جناب بھٹو یہ بتائیں کہ کیا سارے پاکستان میں بدامنی اور فساد ہے ؟ کیا سارا پاکستان فساد زدہ علاقہ ہے ؟ پورے پاکستان میں ایک گز ٹکڑا بھی اس سے مُستثنیٰ نہیں ؟ اگر پورا پاکستان فساد زدہ علاقہ ہے تو مَیں بھٹو سے کہوں گا کہ

"جب تم پاکستان کی ایک گز زمین پر بھی امن قائم رکھنے میں ناکام ہو گئے تو پاکستان کی ہزاروں مربّع زمین پر حکومت کرنے کا حق تمہیں کیسے حاصل ہے؟ مَیں کہتا ہوں کہ تم مستعفی ہو جاؤ۔"

(مرحبا مرحبا - فاتح بھٹو مرحبا)

محترم دوستو!

ہم کہتے ہیں کہ تمام پاکستان میں فساد نہیں - تمام پاکستان فساد زدہ علاقہ نہیں صرف سیاسی مخالفین کا سیاسی عمل، سیاسی سرگرمیاں روکنے کے لیے عوام کے دستوری حقوق غصب کر لیے گئے ہیں، عوام کے آئینی حقوق سلب کرنے کا کسی کو حق نہیں۔ جو ایسا کرتے ہیں انہیں مستعفی ہو جانا چاہیے۔

(ارباب اقتدار سے مخاطب ہوتے ہوئے:)

کیوں ہم پہ مسلط ہو - ؟ چھوڑو ہماری جان۔

ان حالات میں، آزادی کی نعمت اور آزادی کی مسرتیں ہم نے محسوس تک نہیں کیں - ۲۸ برس سے قوم پستی جا رہی ہے - اور آج قوم یہ کہنے پر مجبور ہے کہ اس سے تو غلامی بہتر تھی اور ان سے تو انگریز اچھے تھے ۔

مَیں غلامی پر لعنت بھیجتا ہوں - میرے نزدیک :

"آزادی کا لمحہ غلامی کے ہزار برس سے بہتر ہے"

افضل ہے ——— اچھا ہے (

مگر ہمارے حکمرانوں نے ہماری آزادیاں سلب کر لی ہیں ۔ آزادیاں سلب کرنے والوں کو ہم پر حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں ۔

پاکستان اور جمہوریّت

محترم دوستو! ہم اس سلسلے میں یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ آج پاکستان میں جمہوری عمل روک دیا گیا ہے ۔ جمہوریت کا گلا گھونٹ دیا گیا ہے ۔ جمہوری ادارے غیر جمہوری ادارے بنا دیئے گئے ہیں ۔ اس لیے ہم نے اسمبلی کا بائیکاٹ کیا - یہ بائیکاٹ نو مہینے مسلسل جاری رہا - یہ بائیکاٹ کا عمل خود مقصود نہیں تھا بلکہ ہم حکومت کو مجبور کرنا چاہتے تھے کہ اگر ان میں کوئی شرم ہے تو وہ بین الاقوامی حالات کے دباؤ سے احساس کریں کہ ہم نے قوم کو حقوق دینے ہیں - ہم نے آپ کے حقوق کے احیا کے لیے بائیکاٹ کیا تھا، مگر ہُوا کیا ؟ ایسے بے حیا لوگوں سے واسطہ پڑا کہ نو (۹) ماہ کے بائیکاٹ جس میں سینٹ قومی اسمبلی اور تمام صوبائی اسمبلیوں میں اپوزیشن کے بنچ خالی رہے - ان کے ماتھے پر شرم کا ایک بھی قطرہ نمودار نہ ہوا - آخر ہم نے سوچا کہ احتجاج کا کوئی اور طریقہ سوچیں - چنانچہ متحدہ جمہوری محاذ کی میٹنگ میں بائیکاٹ ختم کرنے کا جو فیصلہ ہوا اس کا مقصد یہ نہیں کہ بائیکاٹ ختم ہو گیا، بلکہ اب ہم ملک میں

اس ظلم کے خلاف ایک نئے طرز کی تحریک شروع کرنے والے ہیں۔

عوامی تحریک شروع کرنے والے ہیں (نعرہ ہائے تکبیر بلند ہو رہے ہیں) ہم ملک بھر میں عوام کے پاس جا کر ان کے مظالم کی تفصیلات پیش کریں گے اور ہم عوام کو متحد ہو کر ظالموں کا مقابلہ کرنے کی دعوت دیں گے ۔

ضمنی انتخاب اور بائیکاٹ

میرے عزیز دوستو!

یہی وجہ تھی کہ ہم نے ضمنی انتخاب کا بائیکاٹ کیا اور تمام ضمنی انتخابات کا بائیکاٹ کیا بہت سے دوست کہتے ہیں کہ ضمنی انتخابات میں حصہ لو - یہ جمہوری عمل کو جاری رکھنے کا وسیلہ ہے - مگر جس ملک میں اکثریت اور اقلیت کی تمیز ختم ہو جائے وہاں جمہوری عمل کا تصور کیسا ؟ فرنٹیئر اور بلوچستان میں ہم نے ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں ان کو شکست دی - ستر کے بعد وہاں کوئی عام انتخاب نہیں ہوا - ستر کے انتخابات میں پیپلز پارٹی کو فرنٹیئر میں صرف ڈھائی سیٹیں ملیں وہ اس طرح کہ حیات محمد خان شیرپاؤ مرحوم پیپلز پارٹی کا امیدوار تھا اس کے ساتھ قیوم خان کا مقابلہ تھا - پشاور کے حلقے میں -

صوبائی انتخابات سے دس دن پہلے اسی حلقے سے قومی اسمبلی کی نشست کے لیے شیرپاؤ خان کھڑے تھے - شیرپاؤ خان کو قیوم خان نے شکست دی پھر دس دن بعد شیرپاؤ خان نے قیوم خان کو شکست دے دی صوبائی انتخابات میں - تو جناب یہ دس دن میں کیا سے کیا، کیسے ہو گیا ؟ ایسے ہو گیا کہ نیشنل عوامی پارٹی نے اپنے امیدوار لالہ ایوب کو شیرپاؤ کے حق میں بٹھا دیا اور غیر مشروط طور پر تمام ووٹ شیرپاؤ کو دے دیئے ، اگر نیپ نہ ہوتی تو جو حشر شیرپاؤ کا قومی اسمبلی کی نشست پر ہوا تھا - وہی صوبائی نشست پر ہوتا - چونکہ شیرپاؤ کی کامیابی

آدھی پیپلز پارٹی اور آدھی نیشنل عوامی پارٹی کی وجہ سے ہوئی۔ اس لیے مَیں کہتا ہوں کہ یہ آدھی سیٹ ہے اور کل ان کی ڈھائی سیٹیں۔

فرنٹیر میں!

فرنٹیر میں مکمل طور پر پیپلز پارٹی کو وہاں کے لوگوں نے مسترد کر دیا تھا۔ اور پھر پیپلز پارٹی ہی نہیں وہاں خود چیئرمین پیپلز پارٹی بھی مسترد کر دیے گئے جہاں پر پیپلز پارٹی اور اس کے چیئرمین کو مسترد کر دیا گیا تھا آج دیکھو وہاں پر کس کی حکومت ہے۔ دو ڈھائی سیٹیں صوبائی اسمبلی میں اور قومی اسمبلی میں ایک بھی نہیں۔ آج وہاں ان کی حکومت چل رہی ہے بلوچستان میں قومی اسمبلی میں وہ ایک سیٹ نہیں جیت سکے۔ زیرو پوزیشن قومی اور صوبائی اسمبلی میں۔ زیرو پوزیشن قومی و صوبائی حلقوں میں جس پارٹی کی ضمانتیں ضبط ہوگئیں، کسی فرد کی بھی ضمانت نہیں بچ سکی، مگر دیکھو آج بلوچستان میں وہی پارٹی حکومت کر رہی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انتخابات پر اسمبلیوں پر یہاں کوئی اعتماد نہیں۔ ایسی جمہوریت پر لعنت۔ (عوام کی طرف سے لعنت لعنت کی مسلسل آوازیں) قاید جمعیۃ زندہ باد، مفکر اسلام، زندہ باد۔ مفتی اعظم زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کی گونج)

جب انتخابات پر سے اعتماد اٹھ گیا ہے۔ جب اکثریتی پارٹیوں کو جیلوں میں اٹھائیس اٹھائیس برس کی سزائیں دیکر ٹھونس دیا گیا ہے اور انہیں جلا وطن کراکر ان کی سیٹیں خالی کرائی گئیں۔ اس کے بعد بھی کیا آپ اس ملک میں بیلٹ پیپر پر اعتماد کر سکتے ہیں۔ یہ الیکشن نہیں سلیکشن ہے۔ سلیکشن کو ہم قبول کرنے کے لیے قطعاً تیار نہیں۔ آپ نے اسی مہینہ کی ۹ تاریخ کو پانچ چھ دن قبل صوبائی حلقہ نمبر ۶ لاہور کا انتخاب بھی دیکھا۔ میں نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ جہاں تک ووٹوں کا تعلق ہے تو ۹۵ فی صد ووٹ لاہور میں کھر کے ساتھ ہیں اور دھاندلیاں حکومت کے ساتھ ہیں اس لیے یہ مقابلہ ووٹروں ووٹروں کا نہیں، مقابلہ ووٹروں اور دھاندلیوں کا ہے۔ انتخابات میں حصہ لینا اور دنیا کو دکھانا کہ یہاں بھی جمہوریت جاری ہے۔ یہ اپنے آپ کو بھی دھوکہ دینا ہے اور دنیا کے لوگوں کو بھی دھوکہ دینا ہے۔ ان حالات میں ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اخبارات پر پابندی ہے، ہماری قراردادیں چھپ نہیں سکتیں۔

آج کا یہ عظیم اجتماع جو آپ کے سامنے ہے۔ اس سے مجھ سے پہلے بھی میرے دوستوں نے خطاب کیا ہے اور اب میں آپ سے مخاطب ہوں۔ میں شرطیہ کہتا ہوں کہ اخبارات اور ریڈیو پاکستان کے ذریعہ سے یہ خبر قوم تک نہیں پہونچ سکے گی؟

آپ کو معلوم ہے کہ یہاں پر ہر سیاسی مخالف کو گولی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر نذیر کو ڈیرہ غازی خان میں قتل کیا گیا، مولانا شمس الدینؒ شہید مرحوم کو بلوچستان میں ایک شقی القلب کے ذریعہ سے قتل کرایا گیا، جو بلوچستان اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر اور جمعیت علماء اسلام کے رہنما تھے۔ عبد الصمد خان اچکزئی جو بلوچستان اسمبلی کے ممبر تھے ان پر بم پھینکا گیا۔ خواجہ رفیقؒ کو لاہور کے بھرے بازار میں شہید کر دیا گیا اور احمد رضا خان قصوری کے والد محترم کو شہید کر دیا گیا، لیکن کسی بھی مقتول کے قاتل کو گرفتار نہیں کیا گیا اور ۲۳ مارچ ۱۹۷۳ء کو لیاقت باغ راولپنڈی میں تین چار گھنٹے ہم پر گولیاں چلائی گئیں اور ہزاروں گولیاں ہمارے سروں پر سے گذریں جس سے بارہ تیرہ افراد شہید ہوئے اور سینکڑوں آدمی زخمی ہوئے۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ جمعہ کی نماز کے بعد کھلے بندوں لیاقت باغ میں منصوبہ کے تحت سب کچھ کیا گیا، لیکن ایک بھی آدمی گرفتار نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی تفتیش کی گئی۔

اور اسی وجہ سے مَیں کہا کرتا ہوں کہ سیاسی قتل کا قاتل ہمیشہ نامعلوم رہا ہے۔ سیاسی قتل کی نشانی یہ ہے کہ اس کا قاتل گرفتار نہ ہو۔ یہ ایسا قتل ہے جس کا قاتل معلوم نہیں ہوتا۔ "معلوم" ہو تب بھی معلوم نہیں ہوتا۔ تیرہ کروڑ مسلمانوں کا پاکستان قتل ہوا (مجمع سے مخاطب ہوکر) ہوا یا نہیں قتل؟ آوازیں ہوا ہوا) چوراہے میں اس کی لاش اب بھی پڑی ہے، لیکن قاتل "نامعلوم"۔ "قاتل نامعلوم"، یہ کیا کرتوت ہو رہے ہیں کہ اس ملک میں سیاسی قتل ہوں سیاسی مخالفین کو جیلوں میں بند کر دیا جائے۔

جس ملک میں تمام شہری آزادیوں کو ختم کر دیا جائے اس ملک کے چلانے والوں کا کیا حشر ہوگا اور آپ بہت جلد دیکھیں گے کہ ان کا حشر کیا ہوتا ہے

(نعرے ہی نعرے)

تم کہتے ہو بلوچستان کے لوگ غدار ہیں، فرنٹیر کے لوگ غدار ہیں۔ چھوٹے صوبوں کے لوگ اس لیے غدار ہیں کہ وہ صوبائی خود مختاری کا مطالبہ کرتے ہیں، لیکن اب تو پنجاب بھی غدار ہے۔ پنجاب سے بھی مصطفی کھر اور حنیف رامے صوبائی خود مختاری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اگر صوبائی خود مختاری

کا مطالبہ کر رہے ہیں ، اگر صوبائی خود مختاری کا مطالبہ غداری ہے تو اب پنجاب بھی غدار ہے - ہمیں خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے ساتھی بڑھے - پنجاب کے لوگ جن سے میں گلہ کرنے آیا ہوں - وہ یہ کہ آپ سنہ کے انتخابات میں دھوکہ کھا گئے - روٹی ، کپڑا مکان کے نعروں سے دھوکہ کھایا ہے - باوجود اس کے کہ سرحد و بلوچستان کسی چیز میں آپ سے زیادہ نہیں - روٹی ، کپڑا مکان کے وہ آپ سے زیادہ محتاج ہیں بلوچستان کے لوگ آپ سے زیادہ غریب ہیں ، محتاج ہیں ، مگر انہوں نے ان نعروں سے دھوکہ نہیں کھایا اور آپ دھوکہ کھا گئے - تعلیم یافتہ لوگ بھی تم ہو ، کھاتے پیتے لوگ بھی تم ہو - فرنٹیئر اور پہاڑوں کے لوگ اجڈ ، گنوار ، دیہاتی ، مفلس اور قلاش لوگ ہیں - پانی تک ان کو نہیں ملتا پینے کا پانی ؟ وہ تو اتنے ذہین نکلے ، اور آپ دھوکہ کھا گئے -

آج کا یہ عظیم اجتماع اس بات کا بین ثبوت ہے کہ آپ لوگ اپنے کیے پر نادم ہیں -

ہم نے پیپلز پارٹی کو مسترد کر دیا - وہاں پر حکومت کرنے کا حق ہمیں حاصل ہوا - ہم نے حکومت کی - ہماری حکومت بھی اس بات کی دلیل ہے کہ وہاں حکومت کرنے کا ہمارا حق تھا ، لیکن آپ نے اس پارٹی کو مرکز پر مسلّط کیا - میں کہوں گا کہ آپ نے اس پارٹی کو طاقت بخشی - آپ کی اس بخشی ہوئی طاقت کو استعمال کر کے انہوں نے وہاں ہماری حکومتیں ختم کیں -

کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آج بلوچستان میں فوج مسلط ہے - چھ ڈویژن فوج بلوچستان کے غریب عوام پر مسلط ہے فرنٹیئر اور بلوچستان کے لوگ آج ہزاروں کی تعداد میں جیلوں میں ہیں - انہیں اذیتیں دی جارہی ہیں -

ہمیں ٹارچر کیا جارہا ہے - ہم کو یہ اذیتیں کیوں دی گئیں صرف اس لیے کہ ہم نے پیپلز پارٹی کو مُسترد کر دیا تھا - وہاں حق بھی ہمارا تھا - ہم کو یہ اذیتیں کیوں دی گئیں تمہاری بخشی ہوئی طاقت استعمال کر کے وہاں ہمیں تباہ کیا جارہا ہے - میں کہتا ہوں اور یہی کہنے آیا ہوں کہ آپ لوگوں نے ووٹ کی قدر نہ کی اور اس کو غلط استعمال کر کے پیپلز پارٹی کو طاقت بخشی ، اس کے عوض میں ہم پر ظلم توڑے جارہے ہیں ، ہمیں اذیتیں دی جا رہی ہیں ، ہم پر فوج مسلط ہے - ہمیں جیل خانوں میں بند کیا جارہا ہے -- یہ ساری مُصیبتیں آپ کی وجہ سے ہم پر آئیں آپ نے اپنا بیڑا بھی غرق کر لیا اور ہمارا بھی مجھے آپ سے شکایت ہے ، میں گلہ کرنے کے لیے آپ کے پاس آیا ہوں - ہمارا آپ پر قرضہ بنتا ہے - میں قرضہ مانگنے اور تقاضا کرنے کے لیے تمہارے پاس آیا ہوں - کیسے واپس دو گے ؟ آنے والے انتخاب میں اپنے ووٹ ہمارے حق میں استعمال کرو اور ان ظالم طاقتوں کا ساتھ نہ دو جنہوں نے ہمیں نقصان پہونچایا ہے -

اس کے برعکس جب طاقت ہمارے پاس آئے گی تو ہمارا قرضہ ہمیں مل جائے گا -

(اس موقعہ پر مجمع کی طرف سے بے حد وارفتگی سے مسلسل نعرے لگائے گئے : پاکستان کے رہبرِ اعظم ، مفتیٔ اعظم ، مفتیٔ اعظم - فاتحِ بھٹو ، مفتیٔ اعظم -

میرے محترم دوستو !

ہم تو وہاں اپنے حق کے مطابق حکومت کر رہے تھے اور آج آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے خلاف یہ پروپیگنڈا تھا کہ مولوی حکومت نہیں کر سکتا - ہم نے اس پروپیگنڈہ کا عملی جواب دے دیا - ہم نے انکی آنکھیں کھول کر رکھ دیں -

یہ کیا حکومت ہے ؟ دفعہ ۱۴۴ کی بیساکھیوں پر چلنے والی کوئی حکومت نہیں -

لاٹھیاں مار کر ، گولیاں چلا کر ، آنسو گیس استعمال کر کے حکومت کرنا تو ذلیل انسانوں کا کام ہے - !!!

ہم نے بھی حکومت کی تقریباً دس ماہ حکومت کی - میں انہیں چیلنج کرتا ہوں جو دعوے کرتے ہیں کہ ہم حکومت کرنا جانتے ہیں کہ تقریباً دس ماہ کے دورِ حکومت میں میں نے کسی شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کی ہو ؟ (نعرۂ تکبیر کے روح پرور زمزموں سے ، فضا میں ارتعاش) میں اُنہیں چیلنج کرتا ہوں وہ ثابت کریں کہ میں نے اپنے دورِ حکومت میں ایک بھی شہری پر ڈنڈا تک لگایا ہو ؟ یا کہیں لاٹھی چارج میرے دورِ حکومت میں

باقی آئندہ

صوبہ سرحد میں جمعیۃ کی کارگذاری

یہ رپورٹ نظام شریعۃ کنونشن کے لیے تحریر کی گئی، جو قلتِ وقت کی وجہ سے پڑھی نہ جا سکی

صوبہ سرحد برصغیر پاکستان میں وہ واحد صوبہ ہے جہاں جمعیۃ علماء اسلام کی قیادت میں ایک مخلوط حکومت وجود میں آئی اور اس حکومت نے اپنی ۹½ ماہ کی قلیل مدت میں اسلامی اصلاحات نافذ کیں اور صوبائی قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ آپ سب حضرات کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں جب پہلی بار جمعیۃ علماء اسلام نے جماعتی سطح پر انتخابات میں حصہ لینے کا اعلان کیا تو صوبہ سرحد کے غیور پٹھانوں نے ہمارے منشور کا مطالعہ کر کے جمعیۃ علماء اسلام کو کامیاب بنانے کا فیصلہ کیا۔

جمعیۃ کی ضلعی اور علاقائی تنظیموں نے انتہائی جانفشانی اور پامردی کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد کو گھر گھر پہونچایا اور صوبہ سرحد کے دور دراز علاقوں میں کارکنوں نے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی جدوجہد کے لیے عوام کو اعتماد میں لینے کا بیڑا اٹھایا اس جدوجہد نے دیگر سیاسی جماعتوں کو کافی حد تک پریشان کیا۔

محترم دوستو! ۱۹۷۳ء میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جب مجھے صوبائی امیر بنا دیا گیا تو میں نے سب سے پہلے جماعتی تنظیم کو موثر بنانے کے لیے جنوبی اضلاع کا دورہ کیا۔ اس دورہ میں میرے ساتھ مولانا قاضی عبداللطیف صاحب ضلع ڈیرہ غازیخان کے ناظم اعلیٰ شریک تھے۔ اس دورہ میں ملک کو درپیش مسائل کے حل میں جمعیۃ علماء اسلام کے کردار کو عوام اور رفقاء کار پر عیاں کیا گیا اور جماعتی تنظیم پر زور دیا گیا۔

اس کے بعد میں نے صوبائی ناظم اعلےٰ صاحبزادہ عبدالباری جان کے ہمراہ سارے صوبہ کا دو دفعہ دورہ کیا۔ چترال کے دشوار گذار پہاڑوں سے لے کر ڈیرہ اسماعیل خان کے دور دراز علاقوں تک تنظیم کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لیے کام کیا۔

صوبہ سرحد میں جمعیۃ علماء اسلام نے متحدہ جمہوری محاذ کی تنظیم میں رہتے ہوئے ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ، جمہوری عمل کو زندہ کرنے اور آئین کے تقدس کو برقرار رکھنے کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے اور اس بندۂ ناچیز نے صوبائی متحدہ جمہوری محاذ کے صدر کی حیثیت سے دیگر رفقاء کار سمیت سارے صوبہ کا دورہ کیا ہے اور لوگوں کو موجودہ حکومت کے جمہوریت کش عزائم سے آگاہ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوبہ سرحد کے لوگ دیگر صوبوں کی نسبت زیادہ بیدار ہیں اور اپنے آئینی حقوق کے حصول کی جدوجہد میں سب سے آگے ہیں۔

مسئلہ ختم نبوت کے متعلق ہمارے صوبہ میں جو کام کیا گیا ہے مختصر الفاظ میں اسے بھی آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔

مرکزی مجلس عمل نے صوبوں میں جب صوبائی سطح پر مجلس عمل کے قیام کی صوبوں کو ہدایت کی تو میں نے سارے صوبہ کے مختلف مسلک کے علماء، وکلاء اور مختلف مکاتب فکر کے لوگوں کو جمع کیا جس میں صوبائی انتخاب عمل میں لایا گیا اور متفقہ طور پر اس ناچیز کو صوبائی مجلس عمل کا صدر چنا گیا۔ اور میں نے ضلعی تنظیمیں قائم کیں۔ اس سلسلہ میں صوبہ سرحد کے مسلمانوں نے جس جذبہ سے کام کیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ آپ حضرات کو اچھی طرح معلوم ہے کہ سرحد کی صوبائی اسمبلی میں سب سے پہلے جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی ناظم اور حزب اختلاف کے قائم مقام لیڈر مولانا حبیب گل صاحب نے ایک قرارداد کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کی سفارش منظور کرائی۔

صوبہ سرحد کے دُور اُفتادہ علاقہ کوہستان ضلع سوات میں جو حال ہی میں انتہائی المناک اور تباہ کن زلزلہ آیا تھا جس میں ہزاروں کی تعداد میں قیمتی جانیں، مویشی، زرعی زمینیں اور دیگر املاک تباہ ہو چکی تھیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مفتی صاحب، راقم اور صوبائی ناظم اعلیٰ نے وہاں جا کر امدادی سامان تقسیم کیا۔ اور وہ سامان اور نقدی جو کراچی، سندھ اور پنجاب لاہور، ملتان وغیرہ سے موصول ہوا تھا۔ مستحق لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس سے قبل جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا ایک وفد جس میں راقم الحروف اور ناظم اعلیٰ خود موجود تھے، ہزاروں روپیہ لے کر مینگورہ سیدو میں زیر علاج مصیبت زدگان میں تقسیم کیے

باقی صد ۱۸ پر

محمد زمان خان اچک زئی

اسلام کا عادلانہ نظام

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہِ الکریم ط

اما بعد !

جیسا کہ آپ کو بخوبی علم ہے کہ جمعیتہ علماء اسلام ایک خالص اسلامی نظامِ حیات کو اس ملک میں جاری و نافذ کرنے کے لیے میدانِ عمل میں آئی ہے۔

درحقیقت علماءِ اسلام اور مسلمانوں کا اوّلین فریضہ بھی یہ ہے کہ خدا کی زمین پر خدا کا قانون نافذ کریں اور جب تک وہ ایسا نہیں کرتے ان کی خلاصی خدا اور اس کے برگزیدہ رسولؐ کے سامنے نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ علمائے حق اس وقت اس نظامِ الٰہی کے نفاذ کے لیے جد وجہد کر رہے ہیں۔ لیکن ان کی کامیابی کا دارومدار مسلمانوں کے تعاون اور جذبۂ ایمان پر موقوف ہے۔ علمائے حق کا یہ فرض ہے کہ مسلمانوں کو جگائیں اور اپنے فرائض سے انہیں آگاہ کریں۔ اور یہ بتائیں کہ اسلام میں سب سے بڑا جہاد قانون و نظامِ الٰہی کا نفاذ ہے اور اس کے نفاذ کے لیے جد وجہد کرنے والا غازی اور اس راہ میں جاں بحق ہونے والا شہید ہے۔

درحقیقت ایک مومن کے لیے اس سے بڑا درجہ ہو ہی نہیں سکتا۔ آج جن غازیوں اور شہیدوں پر ہم فخر کرتے ہیں وہ اس لیے کہ انہوں نے خدا کی زمین پر خدا کے نظام کو نافذ کرنے کے لیے جہاد کیا، اور اپنی جانیں قربان کر دیں۔

ہم اور آپ نے مل کر یہ ملک جو خدا کی بہت بڑی نعمت ہے، خدا ہی کے نام پر حاصل کیا تھا، اور خدا ہی کی امداد و اعانت سے ہمیں ملا اور ہمارے لاکھوں بھائیوں اور بہنوں نے خدا ہی کے نام پر اپنی جان، مال اور عزت و آبرو لٹائی۔ لیکن انتہائی افسوس اور ندامت کا مقام ہے کہ ۲۸ سال گزر گئے، ایک نسل پیدا ہوئی، جوان ہوئی، اس سے دوسری نسل اب اٹھ رہی ہے، اسلامی نظام تو درکنار خداوند قدوس کے عطا کردہ اس ملک میں، جس کا نام پاکستان یعنی پاک لوگوں کا وطن رکھا گیا ہے، فسق و فجور، فتنہ و فساد اور قسم قسم کی بدعتوں کا بازار گرم ہو گیا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ صرف یہ ہے کہ اس ملک میں اسلام کا عادلانہ نظام نہ ہونے کی وجہ سے اس قدر سیاسی، اقتصادی، قانونی، معاشی اور معاشرتی خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ کہ یہ ملک اپنی سالمیت کو قائم نہ رکھ سکا اور سب کی آنکھوں کے سامنے یہ عظیم اسلامی ملک، جس پر تمام عالمِ اسلام فخر کرتا تھا، دو ٹکڑے ہو گیا۔ اگر ابتداء ہی سے اس ملک میں اسلام کا عادلانہ نظام قائم کیا جاتا، تو یقیناً نوبت یہاں تک نہ پہنچتی فتنہ و فساد ہمیشہ اس وقت سر اٹھاتا ہے، جب لوگ عدل اور انصاف کا دامن چھوڑ دیتے ہیں، خدا اور خدا کے قانون سے منہ پھیر لیتے ہیں، ایک دوسرے کے حقوق کو پامال کرنے لگتے ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں خدا بھی انہیں اپنے اعمال کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور پھر قوم کے زوال اور تباہی کے علامات ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دارِ فانی سے رحلت فرمانے سے چند دن پہلے حجۃ الوداع کے خطبے میں فرمایا:

"دیکھو مسلمانوں میرے بعد گمراہ نہ ہونا، کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو"

اب ہمیں اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیے کہ کیا ہم ایک دوسرے کی گردن نہیں کاٹ رہے۔ سیاست میں، اقتصادیات میں، معاشیات میں، قانون میں غرض زندگی کا کوئی ایسا شعبہ ہے جس میں ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے حقوق پامال نہ کر رہا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ہم جب بھی بیٹھتے ہیں، ایک دوسرے پر طرح طرح کے الزامات لگاتے ہیں۔ گویا ہماری مثال ان کیڑے مکوڑوں کی بن گئی ہے، جو ایک گڑھے میں پڑے ہوں اور ایک دوسرے کو کاٹ رہے ہوں۔

ہماری حالت اب ایک بیمار قوم کی ہے، اور بیماری بھی ایک نہیں، ہمیں کئی قسم کی بیماریاں لگ گئی ہیں، کوئی ہمیں سوشلزم کا انجکشن لگاتا ہے، تو کوئی ہمیں مغربی جمہوریت کی گولیاں کھلاتا ہے۔ جو کہ ہمارے مزاج اور عقیدے اور حالات کے مطابق راس نہیں آتی۔ بلکہ الٹا اثر کرتی ہیں۔ نتیجہ یہ کہ:

؎ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آپ دیکھیں دنیا میں کسی بھی قوم نے ایسا نظام نہیں اپنایا، جو کہ ان لوگوں کے مزاج اور اعتقادات کے خلاف ہو، یا ان کے حالات سے متصادم ہو، یا کسی بھی غیر اسلامی قوم نے اسلامی نظام اپنایا ہے، اور کیا کسی بھی اسلامی قوم نے غیر اسلامی نظام اپنایا ہے؟ اور کیا کسی بھی اسلامی ملک میں غیر اسلامی نظام کامیاب ہوا ہے۔؟ یقیناً نہیں، یہ کہنا، کہ اسلامی نظام کے بغیر ہم کسی اور غیر اسلامی

لادینی سیکولر قسم کے نظام کو اپنا کر، اس مہلک بیماری سے جو آج ہمیں کھا رہی ہے اور موت کے گڑھے کی طرف دھکیل رہی ہے، نجات حاصل کریں گے، بالکل زہر کا انجکشن لگانے کے مترادف ہے۔ کیونکہ ایک تو غیر اسلامی نظام میں ہم خدا کی مہربانیوں اور عنایات سے محروم ہو جائیں گے۔ اور خدا کے ساتھ ہمارا رشتہ ٹوٹنے کی صورت میں آنے والی نسل کا دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ اور وہ اسی طرح بداخلاقی اور فسق و فجور کا شکار ہو جائے گی، جیسے آج آپ کے سامنے یورپ کے ہپی نظر آرہے ہیں، جنہیں روحانی بے اطمینانی نے اس حال کو پہنچا دیا ہے۔ دوسری بڑی بات یہ ہے کہ آپ کے اتحاد کا رسہ کٹ جائے گا۔ اور آپ کو دنیا کی اور کوئی طاقت متحد نہیں رکھ سکے گی۔ آپ کا شیرازہ بکھر جائے گا حالت یہ ہوگی کہ آپ ٹکڑوں میں بٹ کر کمزور ہو جائیں گے۔ بالآخر اپنی آزادی سے بھی ہاتھ دھو کر دوسروں کے غلام بن جائیں گے۔ پس اس عذاب و ضلالت سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم سب خلوص اور ایمانداری کے ساتھ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑ کر، خدا کے نظام کو اپنا کر، ایک باعزت اور باوقار قوم کی طرح زندہ رہنے کا عزم صمیم کر لیں۔ میں آپ کو یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر ہم سب متحد ہو کر اس مقدس کام کے لیے ایک آواز ہو کر اٹھیں تو منزل دشوار نہیں ہے، ہم بہت جلد اپنا مقصد حاصل کر لیں گے۔ ہم نے سب کو آزمایا، سب نے وعدے کئے، لیکن کوئی بھی اپنے وعدے میں مخلص نہیں نکلا۔ جہاں تک اسلام کے سیاسی، اقتصادی، معاشی، معاشرتی اور قانونی نظام کا تعلق ہے تو تعریف مسلمان تو کرتا ہی ہے۔ لیکن میں آپ کو بتاؤں کہ دنیا کے غیر مسلمان مفکرین اور فلاسفروں نے بھی مختلف قوموں کے نظاموں کا تجزیہ کرنے کے بعد یہی کہا ہے کہ دنیا میں امن اور سلامتی اور اور خوشحالی لانے کے لیے سوائے اسلامی نظام کے کوئی چارہ نہیں ہے۔ یورپ کے مشہور فلسفی جارج برنارڈ شاہ نے لکھا ہے کہ آخر کار دنیا مجبور ہو جائے گی کہ اسلامی نظام کو اپنا لے۔ کیونکہ انسان کے بنائے ہوئے تمام نظام ناکام ثابت ہو چکے ہیں۔ اسلام نے انسان کو زندگی کے ہر شعبے میں عدل اور انصاف کا درس دیا ہے۔ اور زندگی کا کوئی بھی شعبہ اور کوئی بھی کام اور کوئی بھی حرکت ایسی نہیں جس میں اسلام نے انسان خصوصاً مسلمانوں کی راہ نمائی نہ کی ہو۔ یہ کہنا کہ اسلام سرمایہ دارانہ مذہب ہے بالکل غلط، جھوٹ اور بہتان ہے۔ قرآن عظیم سختی کے ساتھ مسلمانوں کو ہدایت کرتا ہے کہ دولت جمع مت کرو۔ سورۂ توبہ میں فرمایا ہے کہ:

"جو لوگ سونا، چاندی یعنی دولت جمع کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کا مژدہ سناؤ"

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم کتنا خدا کی راہ میں دیں تو پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ لوگ تم سے پوچھتے کہ کتنا دیں؟ کہہ دو کہ جو تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو۔ پھر صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ کیا کریں؟ حضورؐ نے فرمایا کہ وہ محنت مزدوری کریں۔ جو کچھ کمائے ان میں سے اپنے بال بچوں کے لیے رکھے۔ باقی خدا کی راہ میں دے دے۔

جب ایک مسلمان اس ہدایت پر عمل کرے گا تو کیا ملک میں کوئی انسان بھوکا رہے گا۔ یقیناً نہیں رہے گا۔ کیا کسی کو سود یا ادھار لینے کی ضرورت پڑے گی۔ اور کیا کسی کو روزی پیدا کرنے کے لیے رشوت اور بداخلاقی کی ضرورت ہوگی۔ یقیناً نہیں ہوگی۔ بلکہ لوگ خوشحال ہوں گے۔ لوگوں میں امداد و تعاون کرنے کی وجہ سے اتحاد اور محبت بڑھے گی۔ لاقانونیت، غبن، رشوت، چوری، ڈاکہ سب ختم ہو جائیں گے۔ آپ کی عدالتوں میں شاذ و نادر ہی مقدمہ آئے گا۔

بقیہ: جمعیۃ کی کارگذاری

گئے۔ بیشام دبیر، پٹن اور دیگر مقامات کا دورہ کیا۔ نیز جمعیۃ علماء اسلام کراچی اور پنجاب کے وفود نے بھی امدادی کام میں نمایاں کردار ادا کیا۔

میں جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے ایک ادنیٰ خادم کی حیثیت سے کراچی سندھ، ملتان اور پنجاب کے دیگر مقامات کے دوستوں کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے اس نازک موقع پر زلزلہ زدگان کی خدمت کی اور امداد بہم پہنچائی۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر جزیل عطا فرمائیں اور ان کی ان مساعی کو قبول فرماویں آمین ثم آمین۔

آخر میں میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے پورے صوبے میں ممبر سازی کی مہم کو کامیاب بنانے کا پروگرام بنایا ہے۔ اب جماعتی شاخوں کو ان علاقوں تک پھیلایا جائے گا جہاں پر اب تک جمعیت کی مکمل تنظیم نہیں ہے۔ رکن سازی کی مہم کے بعد انتخابات میں ایسے افراد کو آگے لایا جائے گا جو جمعیۃ کے لیے سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہوں اور ہر قسم کی سامراجی طاقتوں کو شکست دینے کا مردانہ وار مقابلہ کر سکتے ہوں۔ انشاءاللہ اگر ہم نے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کا وطیرہ اپنا لیا تو کامیابی یقینی ہے اور ملک میں جلد از جلد اسلامی نظام کے نفاذ کی بات یقینی ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ۔

اس سلسلہ میں میں اپنے مرکزی زعماء سے گذارش کروں گا کہ وہ اپنی گوناگوں مصروفیت کے باوجود صوبہ سرحد کے مرکزی مقامات کے لیے وقت نکال کر عوام تک حق کی آواز پہونچانے میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

مدارسِ عربیہ کے طلبا

عالمِ انسانیت کی قیادت کے لیے بھی اپنے آپ کو تیار کریں۔ حضرت مولانا سعید احمد رائپوری مدظلہ

گزشتہ دنوں مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا سعید احمد رائپوری مدّظلہ نے مدارسِ عربیہ کے طلباء پر زور دیا کہ وہ درسِ نظامیہ کی کتب پڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو عالم انسانیت کی قیادت کے لیے بھی تیار کریں۔ انھوں نے مزید کہا کہ غلامی کے دور میں تبلیغ بھی مردہ ہوتی ہے۔ لہٰذا صحیح طور پر تبلیغی کام سرانجام دینے کے لیے ضروری ہے کہ قوتِ نافذہ حاصل ہو۔ چنانچہ علم دین حاصل کرنے والے طلباء پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ علم دین کے حصول کے ساتھ ساتھ اپنے اندر عالم انسانیت کی قیادت کرنے کی اہلیّت بھی پیدا کریں۔

تنظیمی دورے

حضرت مولانا سعید احمد رائے پوری مدظلہ اور جناب حافظ محمد طاہر نے ملتان کا دورہ کیا۔ دفتر جمعیۃ طلباء اسلام ملتان میں حضرت مولانا مدظلہ نے جمعیۃ طلباء اسلام کی ضرورت و اہمیت اس کے روشن کردار علماء سے وابستگی کی ضرورت، صبر کی اہمیت انقلابی کام کرنے کا طریقہ اور کئی دیگر اہم امور پر اظہار خیال فرمایا۔

جناب حافظ محمد طاہر نے سیاسی جماعتوں کی کثرت کے اسباب، سامراجی مقاصد کے تحت بے انتہا دولت کے بل بوتے پر کام کرنے والی طالب علم تنظیموں، غلط راستے پر اخلاص سے چلنے والی جماعتوں اور جمعیۃ طلباء اسلام کے بہترین پروگرام پر روشنی ڈالی نمازِ عصر تا مغرب سوالات و جوابات ہوئے۔

جناب حافظ محمد طاہر نے جمعیۃ طلباء اسلام ڈیرہ غازی خان کے ایک وفد سے بھی ملاقات کی۔ ڈیرہ غازی خان میں جمعیۃ طلباء اسلام کی تنظیم اور کارکردگی پر تبادلۂ خیال کیا۔

حضرت مولانا سعید احمد رائے پوری نے مدرسہ قاسم العلوم گل گشت کالونی ملتان میں خطبۂ جمعہ میں اسوۂ صحابہؓ پر مفصّل روشنی ڈالی۔

جناب صاحبزادہ عزیز احمد صاحب صدر ضلع میانوالی نے میانوالی، منکیرہ، بہل، بھکر، پپلاں اور کندیاں کا تنظیمی دورہ کیا۔ ان مقامات پر طلباء کے اجتماعات سے خطابات بھی ہوئے۔ اور انفرادی ملاقاتیں بھی ہوئیں۔

سکھر (سندھ)

جمعیۃ طلباء اسلام سکھر کا ہفت روزہ اجلاس دفتر میں منعقد ہوا اجلاس کی صدارت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب بیر شریف نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان نے کی۔ حضرت مولانا مدظلہ نے "اسلام ایک مکمل اور جامع دین ہے" کے عنوان پر طلباء سے خطاب کیا آخر میں حضرت مدظلہ نے جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام کو سراہتے ہوئے خوشی کا اظہار فرمایا۔ جناب محمد اسلم وسیر نے تمام شریک طلباء کا شکریہ ادا کیا۔

پڑیالو ضلع خیرپور (سندھ)

گزشتہ دنوں جمعیۃ طلباء اسلام پڑیالو کا ایک اجلاس جناب فضل اللہ داریجو کی زیر صدارت ہوا۔ جناب حافظ غلام مرتضیٰ قریشی نے اسلامی نظام تعلیم کے نفاذ پر زور دیا۔ جناب فضل اللہ داریجو نے بھی طلباء سے خطاب کیا۔

رستم ضلع سکھر (سندھ)

گزشتہ دنوں جمعیۃ طلباء اسلام رستم کا ایک اجلاس ہوا۔ جناب محمد بلال بلوچ (رابطہ سیکرٹری سندھ) نے جمعیۃ طلباء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کیے۔

دریاخان مری (سندھ)

دریاخان مری میں جمعیۃ طلباء اسلام کے ایک اجلاس میں جناب محمد اسحاق ساجدی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے تمام مسائل کا واحد حل اسلامی نظام ہے۔

مستونگ (بلوچستان)

جمعیۃ طلباء اسلام مستونگ کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب قاضی عبدالستار صاحب ہوا۔ اجلاس سے جناب عطاء اللّٰہ نے خطاب کیا۔ اس اجلاس میں کئی طلباء نے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔

کنڈیارو ضلع نوابشاہ (سندھ)

جمعیۃ طلباء اسلام کنڈیارو کی ایک میٹنگ مدرسہ انوار العلوم میں ہوئی جس کی صدارت حضرت مولانا

خدا بخش صاحب نے کی انھوں نے اپنی صدارتی تقریر میں نظام تعلیم کو اسلامی ڈھانچے میں ڈھالنے پر زور دیا

محبت پور (ضلع ملتان)

گزشتہ دنوں جمعیۃ طلباء اسلام محبت پور کے ہفتہ وار اجلاس میں جناب دین محمد عاصی، جناب محمد صادق، جناب محمد رمضان جناب محمد امین جناب عبدالقادر لودھی اور جناب محمد عاشق نے طلباء سے خطاب کیا۔

اجلاس کی صدارت حافظ عبدالغفور نے کی اجلاس میں قائد طلباء۔ جناب محمد اسلوب قریشی کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

چنیوٹ

جمعیۃ طلباء اسلام چنیوٹ کا ہفت روزہ اجلاس مسجد چاہ عیلے والی میں جناب محمد سلیم پاشا کی زیر صدارت ہوا۔

جناب نثار الحق مسکین نے تقریر کی۔

شمولیت

مختلف مقامات پر درج ذیل طلباء نے جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام سے متاثر ہو کر جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔

مستونگ

جناب عبدالقادر، جناب حسین احمد، جناب غلام قادر۔ جناب عبدالرحیم ابڑو۔ جناب نور محمد۔ جناب عبدالصمد، جناب عبدالباقی، جناب عبدالغنی جناب محمود شاہ، جناب عبداللہ۔ جناب علی گل جناب نذر محمد۔ جناب امین اللہ

صادق آباد

جناب غلام صابر، جناب عبدالصمد، جناب محمد ادریس، جناب حافظ محمد فاروق، جناب محمد خالد

کالا گوجراں (جہلم)

جناب شیخ سعید انور، جناب محمد ریاض، جناب

شفیق احمد، جناب محمد اکرم، جناب حسین احمد علوی نے M.S.O کی ضلعی آرگنائزرشپ سے استعفیٰ دے کر جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔

پشاور

گزشتہ دنوں ضلع پشاور کے ناظم عمومی جناب احسان الحق کی رہائش گاہ پر جمعیۃ طلباء اسلام کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب محمد اسلام گوہر ہوا۔ جناب احسان الحق نے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے۔ بداخلاقی، فحاشی اور عریانیت ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔

حضرت مولانا سعید احمد رائپوری اور جناب حافظ محمد طاہر کی عبوری ضمانت قبل از گرفتاری

ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ملتان مسٹر غلام احمد نے حضرت مولانا سعید احمد صاحب رائپوری اور جناب حافظ محمد طاہر کی ضمانت قبل از گرفتاری کی درخواست منظور کر کے فی کیس پانچ پانچ ہزار روپے کے مچلکے ڈیوٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں داخل کرانے کا حکم دیا ہے۔ اس طرح پانچ پانچ ہزار روپے کے آٹھ مچلکے (ضمانت نامے) داخل کر دیے گئے ہیں۔

مسٹر غلام احمد ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ملتان نے ضلع بھر کے تمام متعلقہ تھانوں سے مورخہ ۱۷ نومبر کو مدعیان سے متعلق ریکارڈ طلب کر لیا ہے۔ اور مدعیان حضرت مولانا سعید احمد رائےپوری اور جناب حافظ محمد طاہر کو بھی اسی روز عدالت میں حاضر ہونے کی ہدایت کی ہے۔

سوہدرہ (وزیر آباد)

صدر: جناب محمد رفیق گورنمنٹ ہائی سکول سوہدرہ
نائب صدر: " محمد حنیف
ناظم عمومی: " عبدالرشید
خازن: " جبران سعید

جناب محمد منیر اور جناب طارق مسعود نے سوہدرہ میں طلباء کے ایک اجلاس سے خطاب کیا

ہم نے محدود وسائل کے باوجود آپ کی خواہش پر

۱۳۹۶ھ کیلنڈر ۱۹۷۶ء

چھاپنے کا آرڈر دے دیا ہے۔

دیدہ زیب، اعلیٰ کاغذ، بڑا سائز سنہری چھپائی، ہجری اور عیسوی تاریخیں، سال گزرنے کے بعد تاریخوں والا حصہ کاٹ کر بقیہ حصہ (جو انتہائی خوب صورت ہوگا) کو فریم بھی کروایا جا سکے گا۔

محدود تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے جلد از جلد مطلوبہ تعداد سے آگاہ کیجئے اور آرڈر بھیجئے۔ رقم کا پیشگی آنا ضروری ہے۔ بصورت دیگر بذریعہ وی پی منگوا لیجئے ادھار قطعاً نہیں دیا جاتے گا۔

قیمت ۳/- روپے

ملنے کا پتہ

عزیز پبلی کیشنز۔ ۶۵ میکلوڈ روڈ لاہور

کیا پاکستان میں اسلامی نظام نافذ ہو سکتا ہے؟

یہ وہ سوال ہے جو بظاہر بڑا مشکل اور پیچیدہ نظر آتا ہے لیکن حضرت مفتی محمود مدظلہ نے صوبہ سرحد میں اسلامی نظام نافذ کر کے اس کا عملاً جواب دے دیا ہے اور اس پروپیگنڈے کو بھی زائل کر دیا ہے کہ علماء نظام حکومت چلانے کے اہل نہیں تفصیلات کے لیے

درویش وزیر اعلیٰ کا

دورِ محمود

پڑھیے، خوبصورت کتابت وطباعت، عمدہ کاغذ قیمت ۹۰ پیسے

نوٹ: کم از کم ۱۰ کتابوں کی پیشگی رقم بھیجنے پر یا کم از کم ۲۰ کتابیں بذریعہ وی پی منگوانے پر آرڈر کی تعمیل ہو گی۔

ملنے کا پتہ

عزیز پبلی کیشنز ۶۵ میکلوڈ روڈ لاہور۔

قائدِ جمعیۃ میانوالی میں!

----والہانہ استقبال--------ولولہ انگیز خطاب!---

۳۱ر اکتوبر کا دن اہالیان میانوالی کے لیے انتہائی مسرت و خوشی کا دن تھا۔ کہ چار سال کے طویل وقفہ کے بعد عظمت اسلاف کے امین و محافظ۔ قافلہ سالار حریت، قاید اسلامی انقلاب، مفکر ملت۔ مفتی اعظم مولانا مفتی محمود متع اللہ المسلمین بابقائہم ان کے شہر میں تشریف لا رہے تھے۔

میانوالی اور گرد و نواح کے مسلمانوں کا شوق اور ان کے جذبات محبت دیدنی تھی۔ وہ صبح سے اس عظیم انسان کے لیے چشم براہ تھے۔ جو آج حزب اختلاف کے قاید پارلیمانی اور جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما کی حیثیت سے ظلم و جبر کے خلاف سرگرم عمل ہے۔ اور اس ملک کو اسلامی اقدار کا گہوارہ بنانا چاہتا ہے۔

مفتی صاحب نے کار کے ذریعہ راولپنڈی سے تشریف لانا تھا۔ اور قریباً گیارہ بجے کا وعدہ تھا۔ چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام اور جمعیۃ طلباء اسلام کے قایدین اور کارکن کاروں اور سکوٹروں کے ایک جلوس کے ساتھ میانوالی سے سولہ میل دور موسیٰ خیل میں پہونچ گئے۔ موسیٰ خیل مرکزی امورِ مذہبی کا قصبہ ہے لیکن آں جناب کے لیے وزارت سے قبل وہاں پذیرائی کا کوئی سوال نہ تھا۔ آج بھی مفادات کے رسیا چند لوگوں کے علاوہ کوئی بھی ان کو خوش آمدید کہنا پسند نہیں کرتا۔ لیکن سرحد کے اس سابق وزیر اعلیٰ کے لیے جس طرح عوامی جذبات میں تلاطم تھا وہ دیکھنے کے قابل تھا۔ یہاں جتنی کاریں اور سکوٹر تھے ان پر جمعیۃ علماء اسلام اور جمعیۃ طلبہ اسلام کے پرچم لہرا رہے تھے۔ وقت مقررہ کے قریب قاید محترم کی گاڑی ہوا میں فراٹے بھرتی نظر آئی، تو فضاء آسمانی میں ہیجان بپا ہوگیا۔! بہرحال وہ پہونچ گئے۔ انہوں نے دل آویز مسکراہٹ کے ساتھ محبت بھری نظروں سے کارکنوں کو دیکھا تو کارکن خوشی سے اچھل پڑے اور پھر یہ جلوس میانوالی کی طرف رواں دواں ہوگیا۔

جمعیۃ میانوالی کے رہنما مولانا محمد رمضان کا مکان مفتی مکرم کی قیام گاہ تھا۔ وہاں آپ نے تھوڑی دیر آرام کیا۔ اس کے بعد نماز جمعہ ہوئی جس کے بعد آپ نے نعروں کی گونج میں خطاب فرمایا۔ آپ کے ولولہ انگیز خطاب کا ماحصل یہ تھا:

"ہم جس مقصد کے لیے جد و جہد کر رہے ہیں اس کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائیگا۔

ع: یا تن رسد بجاناں یا جاں زتن آید۔

یہ ہمارا فیصلہ ہے اور انشاء اللہ دنیا دیکھے گی کہ ہم اپنے فیصلے میں کتنے سچے ہیں"

آپ نے فرمایا:

"آزادی سے قبل جس طرح ہماری جنگ جاری تھی۔ اسی طرح اب بھی جاری ہے۔ یہ آزادی بھی سراب ہے۔ جب جنگ کا رخ سفید انگریز کی طرف تھا۔ اب کالے انگریز کی طرف ہے۔ کیوں کہ فکر میں تبدیلی نہیں ہوئی اور ہمارا مقصد فکر کو بدلنا ہے"

آپ نے اپنے دور اقتدار پر اچٹتی سی نظر ڈالتے ہوئے فرمایا کہ:

"ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ مولوی مسٹر سے بہتر حکومت کر سکتا ہے"

عربی مدارس کی حسین تاریخ پر بھی آپ نے روشنی ڈالی اور متنبہ کیا کہ ان کی آزادی سلب کرنے کی کوششیں ناکام بنا دی جائیں گی۔؟

خطاب کے بعد بندہ کے مکان پر دعوت عصرانہ کا اہتمام تھا، اس میں حضرت اسوۃ الصلحاء الشیخ خان محمد سجادہ نشین کندیاں کے علاوہ معززینِ شہر، وکلاء، پروفیسرز جمعیۃ علماء اسلام اور جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکنوں نے شرکت کی۔ آپ نے اس موقع پر عوام کو تلقین کی کہ جماعتی طاقت کو منظم کریں۔ اس کے بعد آپ بھکر تشریف لے گئے۔ رپورٹ: ملک محمد یوسف میانوالی

ضروری اعلان

امیر مرکزیہ حضرت درخواستی مدظلہ کی گوجرانوالہ نظام شریعت کنونشن میں کی گئی تقریر کا متن آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں۔

امیر مرکزیہ حضرت درخواستی مدظلہ کا

جلسہ عام سے خطاب

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے ناظم انتخابات و نشریات مفتی رشید احمد ارشد کی اطلاع کے مطابق امیر مرکزیہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے شہر جہلم میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کی بقا اور تحفظ کے لیے نظام شریعت کو ناگزیر قرار دیا ہے۔ مولانا درخواستی نے کہا جمعیۃ علماء اسلام نے شرعی عدالتوں کے قیام کا فیصلہ کر دیا ہے۔ جن کے مرکزی قاضی القضاۃ مفتی محمود، قاضی مولانا سرفراز خان اور مولانا عبدالکریم صاحب ہوں گے اب یہ فیصلہ کرنا کہ شرعی فیصلے ہوں یا نہ ہوں پاکستانی عوام اور حکومت کا کام ہے۔

اگر واقعی پاکستان کے عوام اس ملک میں اسلامی نظام عدل چاہتے اور شرعی فیصلے چاہتے ہیں تو جمعیۃ کے اس عملی پروگرام میں تعاون کریں اور اگر حکومت اور دوسری سیاسی پارٹیاں اسلام کے نظام عدل کے دعوے میں مخلص ہیں تو وہ بھی جمعیۃ کی شرعی عدالتوں کے ساتھ بھرپور تعاون کر کے ملک میں اسلامی قانون سے عملی دلچسپی کا ثبوت دیں۔

امیر مرکزیہ نے کہا جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کو چاہیے کہ لوگوں کے ساتھ رابطہ قائم کریں اور ان کو اس مایوسی کے دور کا واحد حل اسلام کا نظام عدل بتلائیں۔ خلافت راشدہ کے دور کے سنہری اصولوں اور واقعات کے فیض سے لوگوں کو روشناس کرائیں۔ تاکہ آئندہ انتخابات میں مسلمان کسی قسم کا غلط فیصلہ نہ کر سکیں۔ خصوصیت سے جمعیۃ کے خطباء اور علماء کو چاہیے کہ وہ اسلام کا اقتصادی پروگرام بھی پیش کریں۔

امیر مرکزیہ نے کہا اگر آئندہ انتخابات میں لوگوں نے صحیح فیصلہ کر کے اسلام کے نظام کے حاملین علماء کے حق میں اپنی رائے کا استعمال کیا تو پورے ملک میں امن و امان اور سکون و راستی کی زندگی مہیا ہو جائے گی۔ جمعیۃ علماء اسلام کو مختصر عرصہ ایک صوبہ سرحد میں حکومت کا موقع ملا جس میں پاکستان کے عوام فیصلہ کر سکتے ہیں کہ بغیر دفعہ ۱۴۴ اور لاٹھی ڈنڈے کے کس طرح امن کی حکومت تھی۔ ہمیں صوبہ سرحد کی حکومت پر ناز ہے۔ پابندیوں، مقدموں، دفعہ ۱۴۴ کی پرواہ کیے بغیر نظامِ شریعت کے عملی نفاذ کی کوششیں جاری رکھیں۔

ثابت قدمی، استقلال اور پامردی سے آگے بڑھتے جائیں۔ اگر دنیا کی فانی زندگی میں آزمائشیں بھی آجائیں تو پھر بھی پرواہ نہ کرو، انشاء اللہ آخرت کی کامیابیاں اللہ تعالےٰ آپ کو ضرور دیں گے۔ جمعیۃ نے تاریخ ساز فیصلہ کر کے شرعی عدالتوں کے قیام سے سب کو آزمائش اور امتحان میں ڈال دیا۔

امیر مرکزیہ نے جہلم کے کارکنوں اور رضاکاروں کو مبارکباد دی کہ وہ اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی کے لیے کام کر رہے ہیں اور اس عزم کا اظہار کیا کہ اب ہم نظام شریعت کے نفاذ تک اپنی جدوجہد ہر حال میں جاری رکھیں گے۔

پنڈ دادن خان میں حضرت درخواستی مدظلہ کی آمد

گزشتہ دنوں حضرت امیر مرکزیہ حیدرآباد سے نواب شاہ اور دریا خان سے گزرتے ہوئے بذریعہ جیپ پنڈ دادن خان تشریف لائے۔ کثیر تعداد میں جماعتی احباب نے آپ کا استقبال کیا۔ مولانا عبدالباقی مولانا عبدالقادر، قاری نذیر محمد اور رئیس علی محمد صاحب بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ آپ نے حاضرین سے مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس ملک کا علاج صرف اور صرف نظام شریعت کا عملی نفاذ ہے۔ رکنیت سازی کی مہم میں شبانہ روز حصہ لے کر جمعیۃ سے تعاون کریں۔ آپ نے ترجمان اسلام کو زیادہ سے زیادہ خریدنے اور دوسروں کو اس کے پڑھنے کی ترغیب دینے کی تلقین فرمائی۔ بعد ازاں حضرت مدظلہ ٹرین سے خانپور کے لیے روانہ ہو گئے۔

جمعیۃ کے رہنماؤں پر مقدمات فوراً ختم کیے جائیں۔

لائل پور، جمعیۃ علماء اسلام حلقہ غلام محمد آباد کی مجلس عاملہ کا اجلاس گذشتہ روز زیر صدارت امیر حلقہ حاجی شیخ محمد شفیع منعقد ہوا۔ جس میں کل پاکستان نظام شریعت کنونشن گوجرانوالہ میں متعدد راہنماؤں کی تقریروں حکومت کی طرف سے غریب شدہ علماء کرام کے خلاف مقدمہ درج کیے جانے پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور اس کی شدید مذمت کی گئی۔ مطالبہ کیا گیا کہ ان راہنماؤں کے خلاف درج کیے گئے مقدمات فی الفور واپس لیے جائیں۔

اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ملک بھر میں شرعی عدالتوں کے قیام کا خیر مقدم کیا گیا اور ملک میں اسلام کے عادلانہ نظام حیات کے نفاذ کے لیے جمعیۃ کے راہنماؤں کو مکمل تعاون و حمایت کا یقین دلایا گیا۔

اجلاس کے آخر میں خطیب شعلہ نوا مجاہد ختم نبوت نامور صحافی و ادیب جناب آغا عبدالکریم شورش کاشمیری اور جمعیۃ علماء ہند کے ناظم شیخ الحدیث مولانا محمد میاں کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ مرحومین کی دینی و ملی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور دعاء مغفرت کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمادے۔

پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

چٹ پر سرخ نشان چندہ ختم ہونے کی علامت ہے۔

رکنیت سازی کے لیے دورہ

ضلع ملتان کے مبلغ مولانا مولوی منظور الحق صاحب رحمانی نے ممبر سازی کے سلسلے میں ہنگامی دورے شروع کر دیے ہیں۔ مختلف مقامات پر عام جلسوں کے علاوہ انفرادی ملاقاتیں بھی کر رہے ہیں۔ ممبر سازی کی مہم میں دن رات مصروف ہیں۔

مندرجہ ذیل مقامات کے دورے کر چکے ہیں۔
لطف آباد تحصیل ملتان، اعلم پور تحصیل ملتان قاسم بیلہ تحصیل ملتان، مل اسماعیل آباد تحصیل ملتان پیرے والا تحصیل ملتان، ٹھکر چاول تحصیل کبیروالا۔ گگر ہٹہ تحصیل کبیروالا۔ بستی چاون تحصیل کبیروالا۔ ٹھل نجیب تحصیل کبیروالا۔ ممدال تحصیل کبیروالا۔ جوتہ کسی تحصیل کبیروالا۔ کبیروالا شہر، مخدوم پور پہوڑاں شہر، عبدالحکیم شہر، باگڑ سرگانہ شہر۔ شجاع آباد شہر شجاع آباد، ظریف شہید شہر شجاع۔ گیلےوالا شہر شجاع آباد، لودھراں شہر، تحصیل لودھراں ترگڑ قریشی ملوک تحصیل لودھراں، شہر خانیوال، خانیوال۔ چک نمبر $\frac{16}{NR}$ خانیوال۔ چک جھرگا د کوٹ دلا خانیوال۔

شیخ الحدیث مولانا محمد میاں رح اور آغا شورش کاشمیری مرحوم کی وفات پر اظہارِ تعزیت

حضرو۔ جمعیتہ علماء اسلام ضلع کیمبل پور کے علماء کرام اور اراکین جمعیتہ کا تعزیتی اجلاس ہوا۔ شیخ الحدیث مولانا محمد میاں مرحوم اور آغا شورش کاشمیری مرحوم کے لیے دعاء مغفرت کی گئی۔ مولانا ظہور الحق۔ امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع کیمبل پور نے کہا۔ مولانا محمد میاں مرحوم کی وفات سے ہم تحریک آزادی کے عظیم جرنیل۔ شیخ الہند رح کی علمی اور سیاسی خدمات کی یادگار اور ایک مورخ سے محروم ہو گئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ آغا شورش مرحوم بے باک اور نڈر صحافی، قوم و ملک کے صحیح ترجمان۔ تحریک آزادی کے مجاہد اور مسلم پنجاب کی اُمنگ کے لیے پیغام مرت تھے۔ ان کی ناگہانی موت سے پاکستان کی صحافت میں زبردست خلا پیدا ہو گیا ہے۔
اللہ تعالےٰ دونوں حضرات کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

دفتر مرکزیہ جمعیتہ اصلاح الرسوم

فوارہ شہر نواز نگر سے منتقل کر کے بستی سعید آباد کبیروالا میں قائم کیا گیا ہے۔ جملہ جماعتی احباب نوٹ فرمالیں۔ مبلغین حضرات کا پروگرام بھی دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔
ناظم مرکزیہ دفتر جمعیتہ اصلاح الرسوم سعید آباد کبیروالہ (ملتان)

شرعی عدالتوں کے قیام پر

علاقہ ٹیکسلا کے تمام دیندار حضرات اس اعلان پر اس طرح مسرور ہیں جس طرح اداس کھیتیاں آسمانوں پر بدلیاں دیکھ کر خوش ہوتی ہیں۔ یہ اعلان تشنہ روحوں کے لیے تسکین کا سبب ہوا ہے۔ ہم خلوص نیت کے ساتھ حضرت مفتی محمود صاحب اور جمعیتہ علماء اسلام کو اس خالص شرعی نظام کے "قیام کے لیے کوشش پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہی واحد سیاسی جماعت ہے جو اسلامی نظام کے قیام کی دل سے خواہشمند ہے۔ جب آپ اس عزم کو منزلِ مقصود پر پہنچانے کے لیے نکلیں گے تو ہمیں اپنے استقبال کے لیے چشم براہ پائیں گے۔

ایم اسلم عقیل و دیگر اراکین
جمعیتہ علماء اسلام

دعائے صحت کی درخواست

جمعیتہ علماء اسلام کے ممتاز راہنما اور مجلس عمل کے سینئر نائب صدر اور ممتاز عالم دین۔ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب کے اچانک گر جانے سے ٹانگ میں شدید چوٹ آگئی ہے۔ مولانا میو ہسپتال ہڈی وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ قارئین سے التماس ہے کہ مولانا کی صحت کے لیے دعا کریں۔

جمعیتہ علماء اسلام کی صوبائی و ضلعی شاخیں توجہ فرمائیں

چیف الیکشن کمشنر نے ملک بھر میں قومی و صوبائی اسمبلیوں کی نئی حلقہ بندی کا اعلان کر دیا ہے اور ایک پریس کانفرنس میں بتایا ہے کہ ان حلقہ بندیوں پر ۳۰ روز کے اندر اعتراضات کیے جا سکتے ہیں جمعیتہ علماء اسلام کی تمام صوبائی و ضلعی شاخوں سے گذارش ہے کہ وہ فوری طور پر الیکشن کمیشن کے متعلقہ دفتر سے حلقہ بندیوں کی فہرستیں حاصل کر کے انکا بغور جائزہ لیں اور حلقہ بندیوں کے سلسلہ میں ضروری اعتراضات قواعد کے مطابق وقت مقررہ میں الیکشن کمیشن کو بھجوا دیں۔ الیکشن کے پیشہ ور کھلاڑی ایسے مواقع کی تاک میں رہتے ہیں اور مختلف ذرائع سے حلقہ بندی کرنیوالے عملہ پر اثر انداز ہو کر اپنی مرضی اور مفاد کے مطابق حلقہ بندی کرانے کی کوشش کرتے ہیں حلقہ بندیوں پر اعتراضات کا مقصد ایسے لوگوں کی کوششوں کو ناکام بنانا ہے اسلیے اس اہم مسئلہ کے بارے میں کسی قسم کی کوتاہی یا غفلت کو روا نہ رکھتے ہوئے فوری توجہ فرمائیں۔ منجانب: زاہد الراشدی ناظم نشر و اشاعت جمعیتہ علماء اسلام پاکستان۔

قادیانی چیلنج پرانڈونیشی غیور

مسلمانوں کا دندان شکن جواب

مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان، کراچی کی طرف سے جاری کردہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ انڈونیشیا کی مجلس اسلامی اعلیٰ نے قادیانیوں کے بزدلانہ چیلنج مناظرہ ومباہلہ کو بطیب خاطر قبول کر لیا ہے اور اسے اپنی نجات و اظہار حق کا سنہری موقع تصور کرتے ہیں۔

جناب مولانا الشیخ حسین الحبشی صدر مجلس اسلامی اعلیٰ جو حال ہی میں مشرق وسطیٰ عرب امارات اور بالخصوص پاکستان کے دورہ سے واپس وطن پہنچے ہیں مسلمان مناظرو مباہل ہوں گے۔

بنیادی شرائط مناظرہ ومباہلہ طے پائے جانے کے بعد تاریخ مناظرہ کا اعلان کیا جائے گا معلوم ہوا ہے کہ قادیانی اس بزدلانہ چیلنج کے بعد اب راہِ فرار اختیار کر رہے ہیں

صدر مجلس اسلامی اعلیٰ جناب مولانا الشیخ حسین حبشی نے حکومت انڈونیشیا سے مخلصانہ اور دینی پر زور مطالبہ کیا ہے کہ حکومت پاکستان اور عرب امارات کے مؤمنانہ فیصلوں کی پیروی کرتے ہوئے قادیانیوں کو قانونی اور سرکاری سطح پر غیر مسلم اقلیت قرار دے۔

شمولیت

مولانا حافظ محمد عابد نعیم صاحب مدرسہ فیض محمدی محلہ خالد آباد لائل پور نے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ آپ نے جمعیۃ ہی کو سیاسی و مذہبی راہ نمائی کے لیے موزوں قرار دیتے ہوئے اکابرین جمعیۃ پر اعتماد کا اظہار کیا۔

بقیہ: اداریہ

تاریخ کا سینہ جگمگا رہا ہے۔ جنہوں نے اپنی زندگیوں میں اسلام کو نافذ کیا ہوا ہے اور جو اسلام کے لیے مر مٹنا جانتے ہیں "اعلان گوجرانوالہ" ہمارے ان دعاوی پر شاہد عدل ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے عظیم رہنماؤں نے اپنے عظیم اسلاف کی روایت کے مطابق پاکستان کا میں نظام شریعت کے نفاذ کی کوششوں کا آغاز کر دیا ہے۔ اب [illegible] میں بسنے والے مسلم عوام کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سمت میں ان جانباز رہنماؤں کے ساتھ قدم ملا کر بلکہ قدم جما کر کہاں تک چلتے ہیں۔ ہمیں جس قسم کی خیر مقدمی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں اس کی روشنی میں ہم امید رکھتے ہیں کہ نظام شریعۃ کے نفاذ کی بیل جلد منڈھے چڑھے گی، مگر یکجہتی اور محنت اس راہ کی شرطیں ہیں۔

منڈی بہاؤالدین

قاضی منظور الحق صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد منڈی بہاؤالدین نے خطبۂ جمعہ میں خطاب کرتے ہوئے آغا شورش کاشمیری مرحوم کو خراج تحسین پیش کیا۔ مولانا نے کہا کہ تحریک آزادی اور تحفظ ختم نبوۃ کے سلسلہ میں آغا صاحب نے جو قربانیاں دی ہیں انہیں فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

آخر میں مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

دعا کی درخواست

مولوی محمد صابر سرہندی خطیب مرکزی جامع مسجد مینار والی منصور آباد لائل پور کی والدہ محترمہ سکینہ چک نمبر ۷۲ (جنوبی) سرگودھا مورخہ ۲۱ اکتوبر بروز منگل اس دار فانی سے عالم بقا کی طرف انتقال فرما گئی ہیں تمام احباب سے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی درخواست ہے کہ اللہ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔

وہاڑی میں ترجمان اسلام
نیو اتحاد جنرل سٹور سے حاصل کریں

اطلاع

جناب الطاف حسین صاحب سرکولیشن مینجر۔ ضلع ملتان کے دورہ پر ہیں۔ جماعتی احباب ان سے بھرپور تعاون فرمائیں۔ (ادارہ)

مجاہدین جنگ آزادی
اور
علماء حق کی واحد جماعت
جمعیۃ علماء اسلام
کا رکن بن کر
پاکستان میں نظام شریعت کے عملی [illegible] کوششوں میں حصہ لیں۔ اور اپنے احباب کو بھی اس مقصد کے لیے رضا مند کریں۔ ضلع ملتان میں ہر سطح پر ممبر سازی کا کام شروع ہو چکا ہے۔ تعاون فرمایئے
ممبر سازی کے فارم دفتر ضلع ملتان سے طلب کریں
رکن سازی آخر نومبر تک جاری رہے گی۔
منجانب: مولانا فضل الخالق، محمد یامین، عبدالشکور
اراکین جمعیۃ علماء اسلام بستی سلطان پور۔

کتاب
عقیدۂ ایمان بالقرآن
جو کہ درج ذیل سوالات کے بہترین جوابات پر مشتمل ہے
۱۔ کیا موجودہ قرآن محرف و مبدل ہے؟
۲۔ کیا مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کا موجودہ قرآن پر ایمان نہیں؟
قیمت فی نسخہ ایک روپیہ فی صد پچاس روپے صرف
منگانے کا پتہ:۔ محمدی دواخانہ نزد غلہ منڈی احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور